UNIVERSAL
LIBRARY
OU_224812
UNIVERSAL
LIBRARY

کیفیت مختصر

جلسہ ہفتم ندوۃ العلماء واقع عظیم آباد پٹنہ

جو ۱۰-۱۱-۱۲ رجب ۱۳۱۷ھ روز یکشنبہ و دوشنبہ و سہ شنبہ مطابق ۴-۵-۶

نومبر سنہ ۱۸۹۹ء کو

عظیم آباد پٹنہ مین نہایت شان و شوکت کے ساتھ منعقد ہوا

مرتبہ

مولوی سید رحیم الدین صاحب مالک و ایڈیٹر الپنچ بانکی پور

یونین پریس الپنچ بانکی پور مین چھپا گیا

مقاصد

(۱) جماعت علما مین باہمی ربط و اتحاد کا ... پیدا کرنا

(۲) علما اور عامۂ مسلمانون کے باہمی شرمناک نزاعون کا انسداد اور اختلافی مسائل مین بانداز رد و قدح کا بند و بست

(۳) ضرورت زمانہ کے مطابق نصاب تعلیم کی اصلاح و ترمیم اور علوم دین کی ترقی اور تہذیب اخلاق۔

(۴) ایک عظیم الشان اسلامی دار العلوم قائم کرنا جسمین تمام علوم و فنون عربیہ دینیہ کے علاوہ عملی صنائع کی بھی تعلیم ہوگی

(۵) ہندوستان کے مختلف حصون اور ممالک غیر مین اسلام کی اشاعت اور اوسکی برکات مثلاً دینداری و تہذیب اخلاق و حسن معاشرت و تمدن وغیرہ کا پھیلانا۔

(۶) دینی امور کیواسطے ایک محکمۂ افتا کا قائم کرنا جسمین جید عالم اور مستند مفتی ہون۔

(۷) مسلمانونکی عام صلاح و فلاح کی تدابیر (ملکی معاملات کو چھوڑ کر)

قواعد رکنیت ندوۃ العلماؔ

(۱) ہر مسلمان کم از کم دو روپے سالانہ دینے پر ارکان ندوۃ العلما مین شامل ہو سکتا ہے عطیے کی مقدار ہر شخص کی مقدرت اور فیاضی پر موقوف ہے۔

(۲) ارکان ندوۃ العلما کے فرائض حسب تفصیل ذیل مندرج ہین:- (۱) احکام شرعیہ کا پورا احترام کرنا (۲) باہمی اتحاد و ارتباط کو بڑھانا۔ (۳) ندوۃ العلما کے مقاصد و اغراض کی انجام دہی مین پوری کوشش کرنا۔

(۳) روداد جلسۂ سالانہ ارکان ندوۃ العلما کو بلا قیمت دیجائیگی اور جلسۂ عام مین اونکو تجویز پیش کرنے اور پیش شدہ تجویزون پر راے دینے کا حق ہوگا اور جلسۂ انتظامیہ کی ممبری کے واسطے منتخب ہو سکینگے بشرطیکہ پوری ہمدردی اور دلچسپی ندوۃ العلما سے رکھتے ہون۔ اور رکنیت جلسۂ انتظامیہ کے فرائض ادا کر سکتے ہون

(۴) اراکین کو وہ کتابین جو اونکی رکنیت سے پہلے شائع ہو چکی ہین پوری قیمت پر اور سال رکنیت کی کتابین باستثناے روداد کے نصف قیمت پر ملسکینگی

طلبا کو اطلاع

جمادی الاولے سنہ ۱۳۱۶ ہجری سے دار العلوم کے درجۂ ادنے کا افتتاح گولہ گنج لکھنؤ مین ہوگیا ہے اسمین جو طلبا داخل ہونا چاہتے ہون وہ اخیر ورق مین داخلہ کے قواعد کو دیکھ لین۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وبہ نستعین ونصلی ونسلم علی سیدنا ومولٰنا
محمد النبی الامین وعلی آلہ وصحبہ اجمعین

للہ الحمد ہر آن چیز کہ خاطر میخواست
آمد آخر ز پس پردۂ تقدیر پدید

پٹنہ کی خوش نصیبی تھی کہ ندوۃ العلما سا مقدس جلسہ یہاں مدعو ہوا - اور صدہا علما اور مشائخ کی زیارت نصیب ہوئی كُلُّ اَمْرٍ مَرْهُوْنٌ بِاَوْقَاتِہٖ شوال ۱۳۱۷ھ سے اسی مبارک دن کا انتظار کر رہے تھے - اور طاعون کی وجہ سے اپنے وقت پر اجلاس کے نہونے سے سمجھ چکے تھے کہ شاید ہماری بدنصیبی ہمارے پاکیزہ مشرب علما و مشائخ کی زیارت سے ہمکو محروم رکھیگی - مگر ہمکو مولوی سید شرف الدین صاحب بیرسٹر ایٹ لا کا شکرگزار ہونا چاہیئے جنکی توجہ اور ہمدردی اور مولوی سید ضمیر الدین احمد صاحب رئیس و

وآنریری مجسٹریٹ کی کوشش نے ماہ رجب مین ہماری آنکھونکو وہ نظارہ دکھا ہی دیا جسکو ہمنے
کبھی نہ دیکھا تھا اور اب اسکو کبھی نہ بھولینگے ۔ جلسہ کی تاریخین ۴ ۔ ۵ ۔ ۶ ۔ نومبر
مطابق ۱۰ ۔ ۱۱ ۔ ۱۲ ۔ رجب ۱۳۱۸ھ کے مقرر کی گئی تھین ۔ مگر ۲ نومبر سے مہمانون
کی آمد شروع ہوئی ۔ اسٹیشن سے مکان جلسہ تک گاڑیونکا تانتا لگا ہوا تھا ۔ یون تو
جلسہ کا مکان ہی جو قدرتی طور پر یا یون کہئے کہ خدا نے پہلی ہی سے اس مقدس
جلسہ ندوۃ العلما کے اجلاس کے لئے بنوا رکھا تھا بہت ہی وسیع
تھا ۔ سامنے نہایت ہی خوبصورت بلند شہ نشین اور اوسکے دونون بازؤن
مین دو منزلے کمرے اور اتنے وسیع کہ ہر ایک مین دس دس اور بیس بیس
مہمانونکی گنجایش آسانی سے ہو سکے ۔ مگر مہمانون کی کثرت سے تیس کے
قریب اور بارہ مکانات بھی خالی کرا لئے گئے تھے ۔ اور وہان بھی رہنے سہنے کا معقول
انتظام کیا گیا تھا ۔ بیگم پور (پٹنہ) اسٹیشن پر ۔ مولوی حافظ سید نذیر الرحمن صاحب
سکرٹری کی باعث استقبالی کا کیمپ تھا ۔ جسمین انکی اور مولوی نہال حسین صاحب
رئیس عملی کی محنت سے مہمانون کے لئے چاء بسکٹ وغیرہ کا انتظام
کیا گیا تھا ۔ اس کیمپ کے متعلق بہی والنٹیر تھے ۔ اللہ رے ان بچون کا جوش
پریشانی اور دوڑ دھوپ کو تو خاطر مین بھی نہ لاتے تھے ۔ کسی کام مین انکھین
عار نہین کسی خدمت مین ادنھین عذر نہین ۔ ایک دفعہ تو ہمنے اپنی آنکھون سے
دیکھا کہ تین چار پرجوش والنٹیر ایک گاڑی جسکے گھوڑے بر وقت موجود
نہ تھے خود کھینچے لئے آرہے تھے ۔ ٹرین نے سیٹی دی اور والنٹیرونکی بیچین
جماعت آراستہ ہونے لگی ۔ ادھر ٹرین پہونچی اور یہ پرجوش گروہ ہاتھ

مین جھنڈیان لئے پلیٹ فارم پر سمت باندھکر کھڑا ہوگیا - والنٹیرون کے
سینون پر نیلے لہردار نشان - ہاتھ مین جھنڈیان - چہرون پر جوش مسرت
کی جھلک - کچھ ایسا دلربا منظر پیش کر رہا تھا کہ دیکھنے والون کے دلون
مین گدگدی سی پیدا ہو جاتی تھی - گاڑی سے مہمان اُترے اور ان والنٹیرون
نے ہاتھون ہاتھ لیکر جماعت استقبالی کے کیمپ تک پہونچا دیا - جسکے گرد
جلسہ کی متعدد گاڑیان مہیا رہتی تھین - جبتک مہمانون نے چاے پانی
فرصت کی تب تک سکرٹری جماعت استقبالی نے ایک چک کو معمور کیا
جسمین مہمان کا نام بقید سکونت لکھا ہوتا تھا - اور نیز اوس مکان کا نام جہان
وہ ٹھہرائے جاینگے - یہہ چک والنٹیرون کے حوالے کردیا جاتا تھا کہ مہمان کو
ساتھ لئے ہوئے اونکی قیامگاہ کو پہونچا دین - والنٹیر اوس مکان مین جہان
رہنے سہنے کا کافی انتظام کیا ہوا ہوتا تھا - مہمانون کو پہونچا کر وہ چک دفتر
واقفیت مین لا داخل کرتا تھا - جسکا ایک حصہ دفتر مین رکھ لیا جاتا تھا اور
اوسکا مثنیٰ باورچیخانہ مین بھیجدیا جاتا تھا کہ اوسکے مطابق مہمانون کی قیامگاہ
پر کھانا بھیجوا دیا جاے - ہر مکان مین فرش - کہار - اور میٹھے پانی کے گھڑے
صراحیان - گلاس - روشنی کیلئے ایک لیمپ - ٹین کی لوٹے - ٹین کی اگالدان -
ٹین کی سلفچی - حقے مہیا کردئے گئے تھے - ہر تیسرے گھنٹے پر پرجوش والنٹیرون
کی جماعت ہر قیامگاہ کا دورہ کرآتی تھی - جہان جس چیز کی کمی ہوتی فوراً مہیا
کردیجاتی تھی - باورچی خانے سے خوانون مین کھانے کا روانہ ہونا - اور والنٹیرون
کی جماعت کا نگرانی کرتے ہوئے جانا - کہارون کا قطار در قطار - پانی کے گھڑے

لئے ہوئے ہر شخص کی قیامگاہ پر پہونچانا۔ والنٹیرون کی ایک جماعت کا گاڑی
پر سوار ہوکر ہر قیامگاہ مین تماکو پان تقسیم کرنے کے لئے جانا کچھ ایسا بھلا سمان
تھا کہ قیامت تک بھولا نہ جائیگا۔ پٹنہ کیا صوبۂ بہار کی آنکھون نے بھی اس سے
پہلے ایسا پرجوش اور پُر رونق وہتم بالشان جلسہ نہ دیکھا تھا۔ اگر ہم یہ کہین کہ سارا صوبہ
اسمین شریک تھا تو ہرگز مبالغہ نہوگا۔ کوئی ایسا شہر نہ تھا جہانسے بکثرت مہمان آئے ہون
اللہ رے جوش! ہر ٹرین سے سو سوا اور دو دو سو مہمان آتے تھے۔ ہمارے سرگرم اور پرجوش
مہتممین جلسہ نے جس حُسن و خوبی سے انتظام کیا تھا اوہین کا حصہ تھا۔ سارے شہر مین
دھوم تھی۔ کوئی سڑک کوئی گلی ایسی نہ تھی جس سے جوق کے جوق مہمان آتے ہوئے
دکھائی ندیتے ہون۔ شملہ۔ سیالکوٹ۔ پشاور۔ پنجاب۔ بنگالہ۔ اوڑیسہ۔
لکھنئو۔ دہلی۔ لاہور۔ امرتسر۔ مدراس و آسام سے مہمان اور علما شریک جلسہ
ہوئے تھے۔ جابجا سڑکون پر محرابین بنائی گئی تھین۔ جو پھول اور سبز پتون سے آراستہ
کی ہوئی تھین۔ اور کسی محراب پر جلی حرفون مین "جلسۂ ہفتم ندوۃ العلما" لکھا
ہوا تھا۔ اور کسی مین "مرحبا مرحبا" کی گلکاری تھی۔ قریب کے محرابون مین
بہت ہی جلی سنہرے حرفون مین "مرحبا مرحبا تعال تعال" لکھا ہوا
تھا۔ مکان جلسہ کے قریب ہی ایک اسلامی ہوٹل کھولا گیا تھا۔ جسمین چاء بسکٹ۔
کیولے۔ امرود۔ سیب۔ انار۔ انگور وغیرہ تازے میوے موجود رہتے تھے۔ اس سے
چار پانچ قدم آگے بڑھکر جلسہ کی عالیشان عمارت تھی۔ جسکے صدر پھاٹک پر پہونچتے ہی
اسلامی جاہ و جلال کا نظارہ آنکھون تلے پھر جاتا تھا۔ صدر پھاٹک کی پہلی محراب پر
سنہرے کارچوبی حروف مین "سلامٌ علیکم طبتم فادخلوھا"

لکھا ہوا تھا۔ صدر پھاٹک سے گذر کر اندر آئیے۔ پہلے "ڈاکخانہ ندوۃ العلما" کو دیکھیے۔ شہ نشین سے صدر پھاٹک تک جو اُتر دکھن دو رویہ دو منزلے مکان تھے۔ اوسکے آخر مین پھاٹک کی دہنی جانب "صیغہ اوقفیت" کا دفتر تھا۔ جہانسے مہمانون کو اونکے ہر استفسار کا جواب اور ہر بات کی اطلاع پہونچتی رہتی تھی۔ اور بائین جانب مطبع الپنیچ بانکی پور کا اسٹاف تھا جو پروگرام (نظام) وغیرہ چھاپنے کے لئے تیار رہتا تھا۔ اور اسیکے پاس ایک وسیع خلوت مین سکرٹری جلسہ دعوت کا دفتر تھا۔ اوسکے بعد تھوڑا صحن چھوڑ دیا گیا تھا۔ اور اوسکے بعد قنات کی حدبندی تھی۔ پھر ایک پھاٹک تھا جسپر "جلسہ ہفتم ندوۃ العلما" لکھا ہوا تھا۔ اللہ رے جلسے کی شان اور آرایش۔ آنکھین قیامت تک اس پُر لطف نظارہ کو نہ بھولینگی۔

جلسہ مین داخل ہوتے ہی پہلے بنچون کی نشست تھی جسپر سرخ یکرنگہ منڈھا ہوا تھا اور لالے کے کھیت کیطرح لہلہا رہا تھا۔ سرخ یکرنگے سے منڈھے ہوئے ستون شاخ مرجان کا دھوکا دے رہے تھے اور اوسپر گوٹے کی لپیٹ مل مل! ایک ستون سے دوسرے ستون تک جالیدار پردونکی محراب بنائی گئی تھی جسکے بیچ مین چینی قندیلین لٹک رہی تھین۔ ہانڈیان۔ کونڈیان۔ جھاڑ فانوس سے آنکھونکو چکاچوند لگی ہوئی تھی۔ آگے بڑھکر تقریباً پانچسو کرسیونکی نشست تھی۔ بائین جانب صدر چبوترہ کے قریب ایک فٹ بلند ایک اور چبوترہ بنایا گیا تھا۔ جسکے تین طرف سرخ یکرنگے کا احاطہ تھا اور فرش پر ایرانی قالین بچھا ہوا تھا۔ اور قرینے سے کرسیان لگی ہوئی تھین۔ یہ اعزازی ممبرون اور حکامون کی

نشست کی جگہ تھی۔ پہلے دن ہمارے مہربان اور ہر دلعزیز سیٹی مجسٹریٹ صاحب اور اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس پٹنہ شریک جلسہ تھے۔ شہ نشین کیطرف پہلے قدِ آدم سے بھی بلند چوبی چبوترہ تھا جو دو منزلے کوٹھے سے ملاکر بنایا گیا تھا جسپر سرخ رنگ کا منڈھا ہوا تھا۔ اور سبز رنگ کی خوشنما جھالر لٹک رہی تھی۔ اوسکے اوپر کارپٹ کا فرش تھا اور ایک بڑی سی میز رکھی ہوئی تھی۔ اور ہر چہار طرف کرسیان بچھی ہوئی تھین جسپر اڈیٹران اخبار اور رپوٹرون کی نشست تھی۔ "امرتا بازار پتریکا" کا رپورٹر۔ اور "بہار نیوز بھاگلپور" کا رپورٹر۔ "وکیل امرتسر" کا رپوٹر "پنجاب اوبزرور لاہور" کے لائق اور قابل قدر اڈیٹر۔ اور "اپینچ بانکی پور" کے اڈیٹر بیٹھے ہوئے کارروائیون کو نوٹ کر رہے تھے۔ اسکے دہنے اور بائین شہ نشین پر جانے کے زینے تھے۔ اس چبوترے سے دو فیٹ کی بلندی پر وہی دو منزلہ مکان ہے جسکو ہم شہ نشین کہتے آتے ہین۔ اوسکے دونون پایون پر بڑے بڑے جلتی آئینے لگے ہوئے تھے۔ اور تمام کارپٹ کا فرش بچھا ہوا تھا۔ اس چوبی چبوترے سے ملی ہوئی مگر دو فیٹ کی بلندی پر شہ نشین تھی جسکے سامنے ایک چھوٹی سی نفیس میز رکھی تھی اور اوسپر ایک نہایت ہی نفیس اعلےٰ درجہ کی کامدار چادر (ٹیبل کلاتھ) پڑی ہوئی۔ اوسپر دو گلدان قرینے سے رکھے ہوئے تھے چھت مین جھاڑ و فانوس لٹک رہی تھی۔ شہ نشین کے بائین جانب ایک گوشہ مین مقرر کی جگہ تھی جسکی نہایت ہی خوشنما رنگین آہنی کٹھرے سے حد بندی کردی گئی تھی۔ یہی جگہ تھی جہان واعظین اور مقرر کھڑے ہوکر تقریر کرتے تھے۔ اور اس شہ نشین کے بعد جہان پر قالین کا فرش تھا علما کی نشست

تھی - قریب قریب تین سو کے علما مختلف صوبے اور شہر کے شریک جلسہ ہوئے
تھے - اسکے بعد ندوۃ العلما کا دفتر تھا - اور پھر اوسکے بعد ارکین انتظامیہ
کی قیامگاہ تھی - شہ نشین کے دونون بازؤن کے کمرے - یہان سے لیکر پھاٹک
تک دو منزلے اور نیچے کے کمرے مہمانون سے بھرے ہوئے تھے - ہم اس مکان
کا نقشہ ناظرین کی دلچسپی کے لئے درج کئے دیتے ہین -

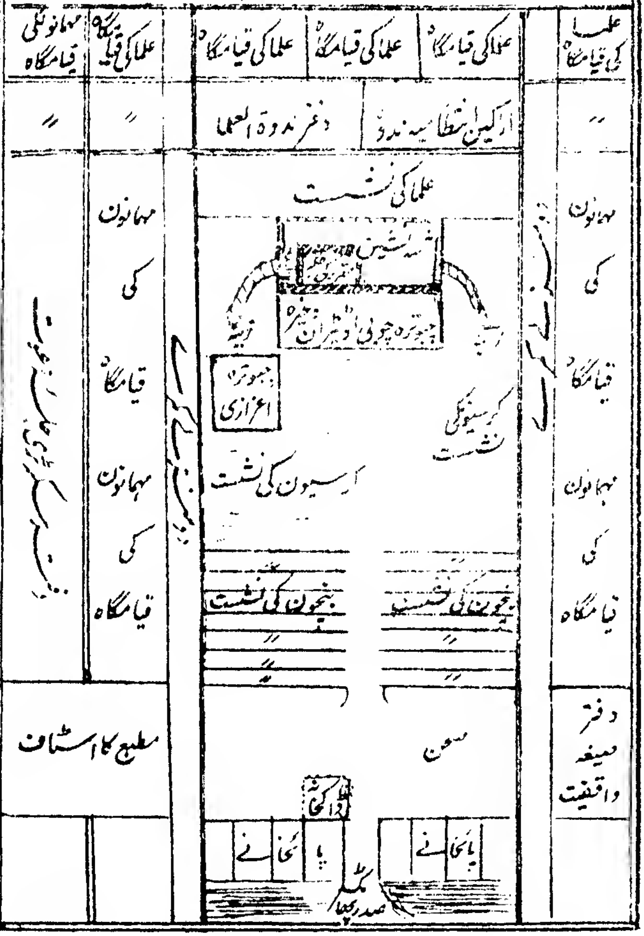

جلسہ تو چوتھی نومبر سے شروع ہوا مگر تیسری نومبر کا دن گذر کر چوتھی کی رات عزیزون نے جس بےچینی سے کاٹی کچھ بیان نہیں ہوسکتا۔ ادھر موذن نی اللہ اکبر کی دلگداز آواز سنائی اودھر سارے مہمان اوٹھ بیٹھے۔ نماز ادا کی۔ اور جلسہ ہین جمع ہونا شروع ہوئے۔

مولوی عبدالحمید صاحب منیجر ٹرام کمپنی کی توجہ خاص شکریہ کی مستحق ہی جنھون نے باشندگان بانکی پور کی آسانی کے لئے (جو مقام جلسہ سے تقریبًا تین کوس کے فاصلہ پر ہے) غیرمعمولی طور پر ۶ بجے سے اجلاس کے بعد تک دس دس منٹ پر گاڑیان چھوڑنے کا پہلے سے انتظام کردیا تھا۔ اور شب کو جلسہ وعظ سے فراغت پانے کے بعد بھی جامع مسجد مدرسے کے قریب ہی متعدد گاڑیان تیار رہتی تھین جس سے مسلمانون کو عمومًا اور باشندگان بانکی پور کو خصوصًا بڑی آسایش پہونچی۔ ساڑھے سات بجے سے اجلاس شروع ہوا۔

کارروائی جلسہ اوّل

ابھی سات نہین بجے تھے کہ مہمانون کی آمد شروع ہوگئی اور قریب تین ہزار آدمیون کے جمع ہوگئے۔ مگر ایک سناٹا ساچھایا ہوا تھا۔ گویا کسی کے مُنہ مین زبان نہین تھی۔ سب کی نگاہین شہ نشین کیطرف تھین اور بڑی بےچینی سے کسیکو ڈھونڈھ رہی تھین کہ پہلے **مولوی شاہ محمد سلیمان** صاحب پھلواروی مقرر کی جگہ پر تشریف لائے۔ سب کی نگاہین اوٹھ گیئن۔ آپ نے آداب جلسہ پڑھکر سنایا۔ اور نظام کے مطابق کارروائی شروع ہوئی:۔

(۱) قاری عبد الرحمن صاحب نے نہایت خوش الحانی اور قرأت کے ساتھ سورہ نور کی چند آیتیں اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰاتِ وَالْاَرْضِ الآیۃ تلاوت فرمائین - سورہ نور کی آیتین تھین یا نورانی الفاظ جو نور بن بنکر سامعین کے دلون مین اتر رہے تھے - اوسپر اونکی قرأت نورٌ علیٰ نور - سارے جلسہ پر جلال ربانی چھایا ہوا تھا - دلون مین خشیت آلہی جوش مار رہی تھی - ۱۰ منٹ آپکا وقت تھا -

(۲) مولٰنا شاہ محمد رشید الحق صاحب عمادی قادری سجادہ نشین خانقاہ پٹنہ (صدر انجمن مجلس استقبالی) کھڑے ہوئے - آپکی نورانی صورت آپ کی ظاہری اور باطنی وجاہت - آپکی درویشانہ وضع - عصا دست مبارک مین لئے ہوئے کھڑے ہونا - حاضرین جلسہ کے دلپر کچھ ایسا اثر کر گیا کہ تقریر کرنا تو پیچھے رہے ابھی سے لوگ محو حیرت بنے ہوئے تھے - آپ نے پہلے اپنی زبان کی نسبت معذرت کی اور اوسیکے ضمن مین مختلف قسم کی زبانون کا حال بیان فرمایا - اسکے بعد آپنے اپنی اور صوبہ بہار کیطرف سے ندوۃ العلما کا شکریہ ادا کیا - اور نیز ہماری مہربان و علم دوست گورمنٹ کی نہایت پُرجوش الفاظ مین تحسین و شکرگزاری کی کہ یہ اوسیکی سایۂ عاطفت کی بدولت ہے کہ ہم بے تکلف ہر طرح کی علمی و عملی دینی و دنیاوی ترقی بسہولت کر سکتے ہین - پھر اسلام کی اگلی اور پچھلی حالت نہایت پرجوش الفاظ مین بیان فرمائی حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اسلام لانیکی حقیقت جسوقت بیان فرمائی تھی سارا جلسہ بیچین تھا - آپنے آجکل کے مشایخ کی نسبت بیان فرمایا کہ انکو خلوت گزینی مین کچھ ایسا مزا ملگیا ہے کہ قوم کی تباہی سے مطلق خبر نہین اور علما کو خبر بھی ہے تو اونھین اپنے پیٹ کی دھندے سے کہان فرصت اور امرا کو عیش و عشرت سے کہان مہلت پھر اسلام پر تباہی نہ آئے تو کیا ہو - اب ہمارے علما کو اسطرف توجہ ہوئی ہے اور یہ مقدس جلسہ جسکا آج ساتوان اجلاس ہے

اور ندوۃ العلما کے نام سے موسوم ہے قائم ہوا جسنے قوم کے سدھارنے کا بیڑا اوٹھایا ہے خدا اسکا بیڑا پار لگائے اور اسکی کشتی ساحل مقصود تک پہونچائے" اسکے بعد آپ نے نہایت خشوع وخضوع سے ہاتھ اوٹھا کر دعا کی۔ "خداوندا وہ دن نہ دکھانا کہ ہم اسلام کو بُری حالت مین دیکھین۔ خداوندا تو نے ان علما کو جیسی توفیق ہدایت دی ہے انکی نیتون کو بھی درست رکھ اور ہمت مین برکت اور نصیحت مین تاثیر دے۔ خداوندا تیرا نام لینے والے ترقی کرتے رہین۔ اے اللہ تجھ سے ہم کیا مانگ سکتے ہین وہی نے جو تجکو دینا چاہیے" اسکے بعد آپ نے تحریک کی کہ مولنا احمد حسن صاحب (خلیفہ مولنا حاجی امداد اللہ قدس سرہ ومحشی مثنوی مولنا روم) کانپوری اس جلسہ کے صدر انجمن قرار دئے جائین۔ چنانچہ باتفاق راے مولنا موصوف صدر انجمن ہوئے۔

(۲) اسکے بعد **مولوی شاہ محمد سلیمان** صاحب کھڑے ہوئے اور بیان فرمایا کہ صدر انجمن صاحب علیل ہین ضعف کی وجہ سے کھڑے ہوکر تقریر نہین فرماسکتے اسلئے مجھے ارشاد ہوا ہے کہ مین اونکی طرف سے افتتاح جلسہ کی تقریر کرون۔ مولنا کا دستور ہے کہ وہ اپنی افتتاحی تقریر مین پہلے علما کو مخاطب کرتے ہین اور آیۃ کریمہ انما یخشی اللہ من عبادہ العلماءُ کا بیان فرماتے ہین کیونکہ علما کو خشیت کی زیادہ ضرورت ہے اور انھین کی اصلاح پر تمام مسلمانونکی اصلاح موقوف ہے۔ اسکے بعد آپنے علما کے دلون مین خشیت الٰہی کے ضروری ہونے پر نہایت ہی برجستہ تقریر کی۔ پھر مختصر الفاظ مین ندوۃ العلما کے اغراض ومقاصد کو بیان فرمایا کہ "ندوۃ العلما کے مقاصد و اغراض کی حقیقت بھی یہی ہے کہ مسلمانونکی تعلیمی اور تمدنی برائیان دور ہوجائین۔

اور اسلام کی ترقی ہو - اسمین سب سے زیادہ ضرورت اصلاح تعلیم کی ہے - اسلئے ندوۃ العلما
نے اسکی پہلے ہی فکر کی ہے لیکن اسکی اشاعت ہو توکیونکر - مغربی علوم کے تعلیم یافتہ
اور مشرقی علوم کے تعلیم یافتہ حضرات مین نہایت ہی درجہ تھا منافرت ہے - ترکی ٹوپی والے
حضرات ہملوگونکو چشم حقارت سے دیکھتے ہین اور ہمارے لئے نئے نئے خطاب
تراشتے ہین ایسی حالت مین اس بات کی کیا امید ہوسکتی تھی کہ وہ ہماری تجویزون
کو سنینگے اور پسند کرینگے مگر الحمد للہ کہ اس جلسہ مین اور ہمارے اس شہر مین دونون
فریق کے حضرات مجتمع ہین اور نہایت صلح و صفائی کے ساتھ ایک دوسرے کی تقریر سننے
پر آمادہ ہین - لہذا مین کہونگا کہ مدت کے بچھڑے ہوئے ملگئے اور آج دونون مین صلح
ہوگئی کونسی صلح مقلد اور غیر مقلد کی؟ کونسی صلح شیعہ و سنی کی؟ نہین ہرگز نہین
اس سے بڑھکر قابل قدر صلح اور مہتم بالشان صلح یعنی نئی تعلیم اور پرانی تعلیم کی صلح
دینی و دنیاوی علوم کی صلح جسکی مسلمانونکو اشد ضرورت تھی اور بغیر ایک دوسرے
سے ملے ہوئے ہرگز ترقی نہین کرسکتے تھے اور کشاکش مین کام ختم اب ہورہا تھا
پس آجکی صلح کی ہم مبارکباد دیتے ہین - ؎ للہ الحمد میان من و او صلح فتاد
حوریان رقص کنان نعرہ مستانہ زدند - دنیوی تعلیم کے مقتدا یہ حضرات
نئے تعلیم یافتہ اور مذہبی تعلیم کے مقتدا یہ مقدس علما - لیجئے پھر کیا ہے -
ربنا آتنا فی الدنیا حسنة وفی الآخرة حسنة دونون نصیب
ہوگیا - اب ہاتھ ملائیے اور پڑھئے وقنا عذاب النار۔

(۴) اس مختصر تقریر کے بعد مولوی حکیم عبدالحمید صاحب عظیم آبادی
نے اپنا عربی قصیدہ مولانا کے حوالہ کیا - جناب موصوف نے اُسے ہاتھ مین

لیکر پہلے یون فرمایا کہ "حضرات یہ قصیدہ ہے اُن بزرگ کا جو ہمارے اس شہر بلکہ صوبہ کے فخر ہین طبیبون مین بہترین طبیب حکیمون مین لائق حکیم۔ عالمون مین جید عالم۔ رئیسون مین ایک معزز اور باقتدار رئیس یعنی جناب حکیم مولوی عبدالحمید صاحب مدظلہ العالی۔

اور یہ قدیم دستور ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ مین بھی اکثر مجالس مین قصاید تفنن طبع کے لئے پڑھے جاتے تھے۔ ہمارے مولانا مدظلہ کا قصیدہ یہ ہے" آپ نے پورا قصیدہ نہایت خوش الحانی سے پڑھا۔ جسکا ہم یہان پر صرف مطلع ہی لکھنا کافی سمجھتے ہین ؎

لکم بشری وجاء کم الوفود ۞ الستم منا کم الدهر العنود

(۵) اسکے بعد مولوی سید **عبدالحی** صاحب **مددگار ناظم ندوۃ العلما** نے صدر انجمن کی اجازت سے ندوۃ العلما کی سالانہ رپورٹ پیش کی :- "حضرات! ندوۃ العلما جن ضرورتون کے پورا کرنے کو قائم کیا گیا ہے اور اس سے جو فوائد مسلمانون کو حاصل ہو سکتے ہین وہ اسقدر زیادہ ہین جنکو مین اسوقت بیان نہین کرسکتا صرف دو مقصدونکی طرف آپ کا خیال مین رجوع کرنا چاہتا ہون۔

(۱) اصلاح نصاب وطریقۂ تعلیم۔ (۲) رفع نزاع باہمی علما۔ اور مین سمجھتا ہون کہ انھین دو مقصدون کے ساتھ مسلمانون کی دینی اور دنیوی ترقی وابستہ ہے۔ اسیوجہ سے جس مبارک وقت مین ندوۃ العلما کی بنیاد پڑی ہے۔ اوسوقت بھی دو مقصد پیش نظر تھے پھر رفتہ رفتہ اور مقاصد اضافہ کئے گئے۔ پہلے مقصد کے متعلق ہندوستان کے نامور اور معزز علما کی رائین حاصل کی گئین۔ جنمین

جناب مولانا محمد لطف اللہ صاحب مفتی عدالت عالیہ حیدرآباد ۔ مولانا شاہ محمد حسین صاحب الہ آبادی ۔ مولانا عبداللہ صاحب ٹونکی ۔ مولانا محمد فاروق صاحب چڑیاکوٹی کی رائین اور تجویزین شامل ہین ۔ ان سب حضرات نے ندوۃ العلما کی اس تجویز کے ساتھ اتفاق کیا کہ نصاب مروجہ قابل اصلاح و ترمیم ہے ۔ گو جزئیات مین کچھ کچھ اختلاف باقی رہا جسکے دور کرنے کے لئے کئی بار خاص علما کی مجلسین منعقد ہوئین ۔ سب سے بڑی مجلس رجب ۱۳۱۳ھ مین منعقد ہوئی تھی جسمین مولانا عبداللہ صاحب ٹونکی ۔ مولانا فاروق صاحب چڑیاکوٹی اور اکثر مدارس اسلامیہ کے مدرسین موجود تھے ۔ اسنے تمام تجویزون پر غور کرنے کے بعد جو نصاب بنایا ۔ اوسکی نقلین علما کو بھیجی گئین اور پھر اونسے رائین لی گئین یہانتک کہ درجہ ابتدائی کا نصاب جو بالفعل دارالعلوم مین جاری ہے تجویز کیا گیا ۔

اس نصاب مین جو خوبیان ہین وہ دیکھنے کے متعلق ہین سب کا بیان کرنا مشکل ہے تاہم بعض بعض خصوصیتین مین ظاہر کرتا ہون ۔ **اول** یہ کہ اسکی مدت خواندگی صرف تین سال کی ہے ۔ اگر دس برس کے سن کا لڑکا اسکو شروع کرے تو تیرہ برس کے سن مین وہ فارغ ہوکر انگریزی پڑھ سکتا ہے ۔ **دوم** یہ کہ اس مین کتابین ہر فن کی بہت کم رکھی گئی ہین مگر ایسی کتابین انتخاب کی گئی ہین جنکے پڑھنے سے استعداد بھی بڑھے اور مسائل کا استیعاب بھی ہوجاے ۔ **سوم** یہ کہ سہ سالہ خواندگی کے بعد یہ بات اسقدر ہوجائیگی کہ فارغ شدہ طالب العلم عربی لکھنے پڑھنے پر بخوبی قادر ہوگا ۔

چہارم یہ کہ اسی مدت مین حدیث فقہ فرائض اخلاق اور عقاید کے معلومات بقدر ضرورت حاصل ہو جائینگے۔ اور کلام مجید کا ترجمہ بے تکلف کر سکے گا پنجم یہ کہ حساب اربعہ متناسبہ و حساب تجارت تک اور اقلیدس کا پہلا مقالہ اور جغرافیہ عالم اور تاریخ الخلفا بھی طے ہو جائیگا۔ جو ایسے طلبا کو جو اسکے بعد انگریزی پڑھنا چاہینگے بہت مدد دیگا۔ اور جو تجارت وغیرہ مین اپنی زندگی بسر کرنا چاہین اونکے واسطے دینی و دنیوی معلومات کا ذخیرہ ہوگا۔

اسکے بعد آپ نے دوسرے مقصد پر گفتگو کی اور فرمایا کہ ندوۃ العلما خود اس مقصد کی عملی کارروائی ہے اور اپنے دعوے کی آپ دلیل ہے۔ ع آفتاب آمد دلیل آفتاب
اسکے بعد آپ نے اسکی توضیح فرمائی۔ اور واقعات سے اسبات کو دکھایا کہ ندوۃ العلما کے اثر سے باہمی نزاعین کسقدر دور ہو گئی ہین اور کسقدر فائدہ پہونچنے کی اس سے توقع ہے پھر آپ نے وفد کی روانگی۔ جائداد موقوفہ کے انتظام کی کیفیت بیان فرمائی اور آپکے ریوٹ سے یہ بھی معلوم ہوا کہ سال زیر بیان مین جو خطوط باہر سے دفتر مین آئے اونکی تعداد ۱۱۴۷۔ اور جو دفتر سے باہر روانہ کئے گئے اونکی تعداد ۲۵۰۰ اور جو کتابون کے پلنڈے بھیجے گئے اونکی تعداد ۲۳۲۱ تھی۔ اور کل چندہ دہندگان کی تعداد ۱۰۹۴ تھی

اسکے بعد آپ نے مختصر جمع خرچ ندوۃ العلما کا پیش کیا کہ "غرہ شوال ۱۳۱۶ھ سے سلخ رمضان ۱۳۱۷ھ تک کل آمدنی ندوۃ العلما اور دار العلوم کی معہ بقایا سنین گذشتہ کے چودہ ہزار ایک سو اکہتر روپیے چودہ آنے چھ پائی ہوئی۔ اور کل صرف دونون کا سال مذکور مین دس ہزار چار سو چہتر روپیے چودہ آنے دو پائی ہوا یعنی تمام

پر تین ہزار چھ سو چورانوے روپئے چار پائی باقی رہے۔ پھر غرہ شوال ۱۳۱۷ھ سے
سلخ ربیع الثانی ۱۳۱۸ھ تک چھ مہینے مین کل آمدنی ندوۃ العلما اور دار العلوم کی معہ
بقایا سنین گذشتہ کے بیس ہزار چار سو اکاون روپئے سات آنے چار پائی۔
کل صرف تیرہ ہزار چار سو چون روپئے چودہ آنے۔ باقی چھ ہزار نو سو چھیانوے روپئے
نو آنے چار پائی۔ اسی خرچ مین دس ہزار سات سو سولہ روپے کی وہ رقم بھی شامل
ہے جو بابت ادائے قیمت مکان دار العلوم و خرچ تعمیر کمرہ ہاے دار الاقامہ و فکِ رہن
جائداد موقوفہ شاہجہان پور مین صرف ہوئی۔

(۶) اسکے بعد مولوی **حبیب الرحمن خان** صاحب رئیس
بھیکم پور ضلع علیگڈھ نے اپنی ایک طولانی تحریر پڑھی۔ جسکا لفظ لفظ سانچے مین ڈھلا ہوا
تھا۔ زبان ایسی صاف اور ستھری کہ سبحان اللہ۔ پھر دلچسپی کا وہ عالم کہ یہی جی چاہتا تھا
کہ سنتے ہی رہیئے۔ بعض بعض موقعوں پر تو لوگون نے جملے دُہرانے کی فرمایش کی۔
افسوس کہ ہم اسوقت قلت گنجائش کیوجہ سے پوری تقریر کو نہ چھاپ سکے۔

(۷) اسکے بعد **مولوی شاہ نظام الدین** صاحب جھجھری نے مولوی سید
شرف الدین صاحب بیرسٹرایٹ لا کی خواہش کے مطابق طلبا کی تعلیمی حالت دکھانے
کے لئے امتحان کی خواہش ظاہر کی۔ صدر انجمن صاحب کی اجازت سے حافظ واحد علی
طالب العلم دار العلوم نے چند آیتین کلام مجید کی نہایت خوش الحانی اور قرأت کے ساتھ
تلاوت کین۔ سارا ہال مرحبا مرحبا۔ جزاک اللہ کی آواز سے گونج اوٹھا۔ اسکے بعد
طلبا کا امتحان شروع ہوا۔ **مولوی سید شرف الدین** صاحب بیرسٹر نے
کسور کم کی ضرب کا ایک سوال دیا۔ پھر دیر کیا تھی سلیٹ پر لکھا گھٹ سے نتیجہ چلنے لگی تھی

اور بات کی بات مین بچون نے جواب لکھکر رکھدیا۔ اور لطف یہ کہ بلا استثنا جواب سب کا صحیح۔ ایک حیرت تھی کہ سارے جلسہ پر چھائی ہوئی تھی۔ ہر طرف سے تحسین وآفرین کی صدا بلند ہوئی۔ پھر **مولوی محمد سلیمان صاحب پھلواروی** نے اردو کے جملے دیئے کہ عربی مین ترجمہ کرین۔ بچون نے ایسا بامحاورہ ترجمہ کیا کہ [illegible] کہ الٰہی یہ ڈیڑھ سال کی تعلیم ہے یا اعجاز۔ [illegible] کانون سے سنتے تھے اور یہان آنکھون سے دیکھ رہے ہین۔

(۹) اسکے بعد ہمارے **مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب** کا کمسن [illegible]زدہ سالہ لڑکا وعظ کہنے کے لئے کھڑا کیا گیا۔ ننھا سا بچہ اوسکا تقریر کے لئے کھڑا ہونا ہی حیرت انگیز تھا۔ مگر اس نے جسطرح قوم کو للکارا بڑے بڑے مقررون سے نہین ہوسکتا۔ سارے جلسہ پر محویت طاری تھی۔

ساڑھے گیارہ بجے جلسہ برخاست ہوا۔ مہمان اپنی اپنی فرودگاہ کو گئے پھر وہی والنٹیرون کی سرگرمی۔ وہی دوڑ دھوپ وہی چہل پہل۔

پانچ بجے سے ۸ بجے شب تک مدرسہ کی جامع مسجد مین **وعظ کا جلسہ عام** تھا۔ یہہ مسجد دریائے گنگا کے کنارے ایک بلند موقع پر بنی ہوئی ہے۔ سامنے ایک وسیع سبزہ زار ہے۔ لوگون کے جمع ہوتے ہوتے شام ہوگئی اور چراغ جل گئے **مولوی محمد یحیٰے صاحب وکیل** نے جو اہتمام کیا تھا وہ قابل دید تھا نہ لائق شنید۔ جھاڑ وفانوس کی جگمگاہٹ سے تمام مسجد بقعۂ نور ہو رہی تھی۔ رات کا عالم روشنی کی چمک۔ دریا کا موجین مارنا۔ اسٹیمر اور گینوٹ کا چلنا۔ واعظین کا موثر اور دلگداز لہجہ مین وعظ وہدایت فرمانا کچھ ایسا منظر تھا جسکو ہم بیان نہین کرسکتے

مولوی عبدالماجد صاحب بھاگلپوری۔ مولوی عبدالجبار صاحب عمرپوری نے نہایت پرجوش وعظ بیان فرمائے۔

کارروائی جلسۂ دوم ۵ نومبر دوشنبہ

آج جوش کا اور ہی عالم تھا۔ مہمان و سامعین ٹوٹے پڑتے تھے۔ کہین جگہ باقی نہین تھی۔ سارا ہال۔ شہ نشین کے دونون بازؤون کے کمرے اور دونون سلے پر کہین تل دھرنے کو جگہ نہین تھی۔ تھوڑی دیر کے لئے سناٹا ہوگیا۔ جناب **مولٰنا شاہ محمد سلیمان** صاحب پھلواروی کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ "حضرات چونکہ وقت کی پابندی ضروری ہے اور اسوقت تک صدر انجمن صاحب تشریف نہین لائے ہین اسواسطے تاتشریف آوری جناب ممدوح کے **مولٰنا مسیح الزمان خان** صاحب کی صدارت سے کارروائی جلسہ شروع کیجائے"۔ حاضرین نے اس سے اتفاق کیا اور **مولٰنا مسیح الزمان خان** صاحب کی صدارت سے کارروائی شروع کیگئی۔

(۱) پہلے **قاری عبدالرحمٰن** صاحب نے تبرکاً چند آتین نہایت خوش الحانی اور قرأت کے ساتھ تلاوت کین۔

(۲) پھر قاری صاحب کے بعد **حافظ واجد علی** طالب العلم دارالعلوم نے کچھ ایسی خوش الحانی سے قرآن پڑھا کہ سارا جلسہ وجد مین تھا۔ اثنائے تلاوت ہی مین ایک صاحب نے بیساختہ اپنا شالی رومال انکو اڑھا دیا۔

(۳) اسکے بعد **مولوی ابوالخیر عبدالوہاب** صاحب صدر مدرس مدرسۂ نظامیہ حیدرآباد دکن نے اپنا عربی قصیدہ پڑھکر سنایا۔ اثنائے قصیدہ خوانی

ہین جناب مولنٰنا احمد حسن صاحب کانپوری صدر انجمن تشریف لائے اور مسند صدارت پر رونق افروز ہوئے۔

(۴) اسکے بعد مولوی حافظ سید فضل حق صاحب آزاد نے اپنا پرجوش ترکیب بند پڑھا۔ ہر طرف سے نعرۂ تحسین وآفرین بلند تھا۔ ایک سے ایک شعر بڑھا ہوا اور ایک سے ایک بڑھکر پرجوش۔ سامعین نے اکثر اشعار کو مکرر پڑھنے کی فرمایش کی۔ ہم قلت وقت کی وجہ سے اسکو شائع نہین کرسکتے لیکن ایک بند کو تو ہم کبھی نہین بھول سکتے ع "نشانِ کاروانِ رفتہ ہین دل کی اُجالی ہین غنیمت ہی غنیمت ہین سب اللہ والے ہین"

(۵) مولنٰنا محمد فاروق صاحب چریاکوٹی نے جو علم پر ایک قابل قدر تحریر لکھی تھی۔ مولننا عبد الوہاب صاحب بہاری کے حوالہ کی کہ پڑھکر سنا دین۔ مگر حضار جلسہ کے اصرار سے آپ ہی کو وہ تحریر پڑھنی پڑی۔ آخر مین آپ کی فارسی مثنوی تھی جسکو مولننا عبد الوہاب صاحب نے پڑھکر سنائی۔ ہر شعر پر درد اور پر تاثیر تھا۔ قلت وقت کی وجہ سے مثنوی تمام نہو سکی۔

(۶) مولنٰنا سید محمد عبد الحی صاحب مددگار ناظم ندوۃ العلماء نے دار العلوم کی رپورٹ پڑھکر سنائی۔ گویا دار العلوم کا مرقع کھینچکر دکھلا دیا۔ آپ نے فرمایا کہ "دار العلوم کا افتتاح جمادی الاولے ۱۳۱۶ھ مین ہوا تھا مگر درحقیقت اسکی کارروائی کا آغاز شوال ۱۳۱۶ھ سے ہوتا ہے۔ بالفعل درجۂ ادنے کھولا گیا ہے جسکی مدت خواندگی تین سال ہے اور مفصلۂ ذیل علوم وفنون کی اسمین تعلیم ہوتی ہے۔ صرف نحو۔ ادب۔ بلاغت۔ منطق فقہ فرائض حدیث۔

تفسیر۔ تاریخ۔ جغرافیہ۔ حساب۔ ہندسہ۔ دارالاقامہ (بورڈنگ ہوس) مین وہ طلبا لئے جاتے ہین جنکا سن دس برس سے کم اور پندرہ برس سے زیادہ نہو اور بابت مصارف سکونت اور خورد و نوش کے پانچ روپئے ماہوار ان سے لئے جاتے ہین۔ جو طلبا غیر مستطیع ہوتے ہین اور اون کے شوق اور چال چلن اور بے استطاعتی کی معتبر تصدیق ہو جاتی ہے اونکو مدرسہ کی جانب سے وظیفہ دیا جاتا ہے۔ مگر افسوس ہے کہ سرمایہ کی کمی سے صرف بیس وظیفے اب تک مدرسہ سے دئے گئے ہین۔ پھر آپ نے دارالاقامہ مین طلبا کی ماند و بود کی کیفیت۔ تہذیب اخلاق کی حالت۔ طریقۂ تعلیم اور نتیجہ امتحان کو نہایت حسن و خوبی سے بیان کیا۔ یہہ بھی فرمایا کہ اسکا فیصلہ ہو چکا ہے کہ اس دارالعلوم مین انگریزی تعلیم بھی ہوگی۔ مگر طریقۂ تعلیم ابھی زیر بحث ہے۔ اسوقت صوبہ بہار اور روساے اودھ کے لڑکے اس دارالعلوم مین تعلیم پا رہے ہین۔ اور یہ امر حیرت انگیز ہے کہ اُن حضرات کی اولاد تعلیم پا رہی ہے کہ جو خود مدارس اسلامیہ کے بانی اور مہتمم ہین۔ اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ اُن حضرات کے نزدیک بھی اس مدرسہ کا طریقۂ تعلیم نہایت پسندیدہ ہے۔ اسکے بعد آپ نے فہرست اُن طلبا کی پیش کی جنمین فرنگی محل کے صاحبزادے اور بانیان مدرسہ امدادیہ دربھنگہ و مدرسہ اسلامیہ کرنال و فتحپور وغیرہ کے لڑکے ہین۔ اسکے بعد آپ نے نواب محسن الملک بہادر۔ نواب بہادر سید امیر حسن خانصاحب پریسیڈنسی مجسٹریٹ کلکتہ۔ مولوی سید شرف الدین صاحب بیرسٹر ایٹ لا بانکی پور۔ مولوی عبد الحق صاحب سابق مدرس مدرسہ فتحپوری دہلی۔ اور مولوی عبد اللہ صاحب مہتمم مدرسہ اسلامیہ کرنال

کی رایون کا اقتباس بیان کیا۔ اسکے بعد فرمایا کہ مولوی سید شرف الدین صاحب اسوقت موجود ہین وہ یقین ہے کہ میرے بیان کی تصدیق کرینگے۔

(۷) اسکے بعد ہمارے لائق اور ہر دلعزیز مسٹر **سید شرف الدین صاحب بیرسٹر ایٹ لا** نے **اپنے دارالعلوم** کی تائید مین نہایت پرجوش تقریر کی۔ اور فرمایا کہ:۔"حضرات! چندہ کی تحریک۔ میرے ذمہ رکھی گئی ہے۔ اور روپیہ کی فراہمی واقعی ہے بھی ایک امر ضروری۔ کیونکہ کوئی کام روپیہ کے بغیر چل نہین سکتا۔ دنیا مین کوئی خواہ کسی گورنمنٹ کے زیر سایہ رہتا ہو اُسکی زبان کا سیکھنا ضروری ہے۔ اسلئے ہمارے لئے بھی اپنی گورنمنٹ کی زبان سے آگاہ ہونا لازمی ہے۔ کیونکہ ہم جب تک اپنے بادشاہ وقت کی زبان سے واقف نہون تب تک کوئی ضروری عرضداشت اُسکے کانون تک نہین پہونچا سکتے۔ اور نہ اپنے حقوق اور فرض رعایا سے اوسکو مطلع کر سکتے ہین۔ پس اپنی گورنمنٹ کی زبان سیکھنے کی ہمین ایسی ہی ضرورت ہے جیسی کہ آب وہوا یا غذا کی کہ جن پر مدار حیات ہے۔ اب خیال فرمائیے کہ ابتدا مین تو ہم اپنے بچونکو میانجی کے پاس مکتب مین بیٹھاتے ہین۔ مگر جہان ذرا اوسکی زبان ٹوٹی تو پھر اوسے اسکول مین داخل کراتے ہین۔ اسصورت مین اوسکی مکتبی تعلیم ادھوری رہجاتی ہے۔ اسکول مین جہان اوسکی زبان پر اے بی سی ڈی چڑھی وہ بغدادی قاعدہ وغیرہ جو میانجی سے پڑھا تھا بھول گیا۔ وہ پچھلا پڑھا لکھا سب غارت ہوگیا۔ اور اُسکے وہ دن گویا عمر سے زاید ہی تھے جو یون اکارت گئے۔ پھر یہہ بھی غریب بچون کے لئے بڑی بھاری مشکل کا سامنا تھا کہ سب کچھ ایک ساتھ سیکھنا پڑا۔ اپنی زبان الگ اور انگریزی زبان الگ اسپر مستزاد علوم کا سیکھنا بھی۔ یہہ سب کچھ پورا ہو تو کیونکر؟ اور اسمین کامیاب ہوتا تو کسطرح؟

ان اغراض کو مدنظر رکھکر اراکین ندوہ کو خیال پیدا ہوا کہ ضرورت کے موافق انگریزی بھی ہمیت
سکھانی چاہئے اور اپنی زبان بھی اور مذہبی زبان بھی۔ اور علوم بھی غرض ہر طرح کی اعلےٰ تعلیم بھی ہو اور
بچپن ہی سے عملی طور پر اخلاق و مذہب کی تعمیل بھی - اسی غرض کے لئے دار العلوم قائم
کیا گیا ہے کہ اس خاص قسم کے طریقۂ تعلیم کا بندوبست کرے۔ اور متفق علیہ مسائل کی عملدرآمد
اور امور معاشرت مین بھی سب فرقے اہل اسلام کے ملکر کام کرنے کی کوشش کرین تاکہ
وہ ہر طرح کامیاب ہون اور باہمی اختلافی مسائل مین سنجیدگی و متانت سے بحث کرین نہ کہ
لاٹھی اور ڈنڈے سے کام لیا جائے۔ اسکے بعد لکچرار نے علما اور نو تعلیم یافتہ حضرات کے باہمی
تنافر کی وجہہ نہایت بین دلائل اور واضح مثالون سے بیان کی اور اپنی طرف اشارہ کرکے
کہا کہ کبھی ہم بھی مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ کے مصداق بنائے جاچکے ہین
مگر آج خدا کا شکر ہے کہ جو ہمین یہ کہتے تھے۔ اونھون نے ہی ہم کو اپنے گلے لگا لیا ہے-
اسلام دنیا اور دین دونونکو جمع کرا سکھاتا ہے۔ اور یہی منشا ہے ندوۃ العلما کا اور اسیطرح یہ
دونون جمع ہوسکتے ہین - پھر اپنی گزشتہ علمی ترقی - اور وہ اندلس الاعلی زمانہ یاد دلایا
اور اپنے گزشتہ علوم کے مفقود ہونے پر افسوس ظاہر کرکے آیندہ ترقی کیطرف ہمت دلائی
اور کہا کہ یہ ساری امیدین انشاء اللہ ندوہ سے پوری ہونگی - طبعیات اور علم ہیئات کا
ذکر کرتے ہوئے چند عربی رسالون کا آپنے پتا دیا کہ ان پر بھی کتابین لکھی گئی ہین آخر اس قسم
کی کتابین لکھنے والے مسلمان ہی تھے۔ پھر فرمایا کہ ہم جب لکھنؤ گئے تھے تو اس سے پہلے
ہمین خیال تھا کہ دار العلوم کا مکان کوئی معمولی جھونپڑا ہوگا۔ اور کثافت تو یقینی ہوگی۔ مگر ماشاءاللہ
وہان تو دس ہزار کو ایک وسیع مکان خریدا گیا ہے جسمین طلبا کے ورزش خور و نوش
و تعلیم و تعلم کے ہر قسم کے سامان عمدگی سے مہیا کی گئی ہین۔ درسگاہ دیکھی۔ بورڈنگ ہوس

(دار الاقامہ) دیکھا جسکی نگرانی علما کرتے ہین۔ دار الاقامہ کے ہر کمرے مین دیوار مین الماریان بنی ہوئی ہین کہ طلبا اپنی اپنی کتاب الگ الگ رکھین۔ اور ایک جگہ ٹوکریون مین دوائیان رکھی ہوئی تھین اور یہ سب اوسی پانچ روپے مین اور تعلیم کا یہ عالم کہ جسکا نمونہ آپ کل اپنی آنکھون سے دیکھ چکے ہین۔ حق یہ ہے کہ ان اللہ والون نے یہ دار العلوم نہین کھولا ہے علم کا ایک تعویذ نکالا ہے جسکو گھولکر پلا دیتے ہین۔ دار الاقامہ کے بچونکو نہایت تندرست اور ہشاش و بشاش پایا۔ یہ خرق عادت اور کرامت نہین تو اور کیا ہے کہ تین سال کے قلیل عرصہ مین لڑکا عربی تعلیم سے ایک کافی حد تک بہرہ مند ہو اور فقیہ۔ ادیب۔ عالم و عامل نکر نکلے۔ ہم نے امتحاناً لڑکونکو چند سوالات حساب اور صرف و نحو اور الف لیلہ کے اعراب کی نسبت دیے۔ اسکی نسبت ہمین اعتراف ہے کہ جو کچھ ہم خود نہین جانتے تھے وہ اُن لڑکون نے بتایا۔ اور ہمارے سوالون کے معقول جواب دئے۔ پھر مین نے جغرافیہ۔ منطق۔ جبر مقابلہ۔ اور اقلیدس مین مختلف سوالات کئے اور ہر ایک مین نہایت معقول اور بہت سمجھ کا جواب پایا۔ حیرت ہے کہ ابھی صرف ڈیڑھ سال کی تعلیم ہے اوسپر ایسا بے نظیر نتیجہ!۔ پھر مین نے فارسی کا یہہ شعر ؎ دوست آن دانم کہ گیرد دست دوست ؛ در پریشان حالی و درماندگی ؛ عربی مین ترجمہ کرنے کے لیے دیا جسکا اونھون نے نہایت عمدگی سے بامحاورہ ترجمہ کردیا۔ اور اس بات کا ثبوت دیدیا کہ وہ طوطے کیطرح نہین پڑھائے گئے۔ بلکہ جو کچھ پڑھا ہے اوسکو جانتے اور سمجھتے بھی ہین۔ پھر آپ نے فرمایا کہ انگریزی اور عربی دونون کے سیکھنے کی ایسی اشد ضرورت ہے کہ اگر ہم کسی ایک کو بھی چھوڑ دین تو یادین سے محروم رہتے ہین یا دنیا سے۔ پس اس ضرورت کے پورا کرنے کے لیے ندوۃ العلماء کو ایسے دار العلوم کے قائم کرنے کی ضرورت محسوس ہوئی۔ جب ہمین عربی کتابون کے مضامین سے کام پڑتا ہے تو ناچار ہمین

سیل صاحب اور سر ولیم میور صاحب وغیرہ انگریزون کا نام لینا پڑتا ہے۔ افسوس ہے کہ اتنے بڑے سرمایۂ زبان وعلم عربی کے مالک ہوکر ہم اپنے ہی گھر کے حالات اور اپنے ہی موروثی علم کی بابت اغیار مصنفین کی حوالے دین۔ اور خود اوس سے بے خبر ہون۔ اپنے موروثی علم اور زبان کو کھو بیٹھین اور دوسرونکی خوشہ چینی کرین۔ یہہ بھی کچھ کم غیرت دلانیوالی بات نہین کہ جرمنی تو سیکڑون طرح سے ہماری چیزین شائع کرے۔ اور دوسرے برحال ما کہ ہم خود اون سے ناواقف ہون۔ افسوس۔ علم کے ضائع کرنے اور کتابون کے جلا دینے کا الزام ناحق ہم پر تھوپا جاتا ہے۔ غرض اسطرح تعلیم عربی کی اہمیت اور اوسکی درسگاہ (دارالعلوم ندوہ) کے لئے امداد زر کی ضرورت پر زور دیکر آپنے چندہ کی تحریک کی۔ اور فرمایا کہ شاہجہانپور کے جلسہ مین ایک صاحب گھوڑے پر سوار ہوکر آئے تھے۔ اور گھوڑا چندہ مین دیکر پیادہ واپس گئے تھے۔ پھر ایک صاحب حامی کانگریس کا ذکر کیا کہ اونکے پاس صرف ایک کمبل تھا وہ بھی کانگریس کے چندہ مین دیدیا۔ اور اس غریبانہ بساط کی لوگون نے ایسی قدر کی کہ بڑھتے بڑھتے وہ کمبل پندرہ سو روپیہ کو بکا۔ بھائیو۔ دیکھو تم بھی اوسی جوش اور اوسی ہمت سے کام لو۔ یہہ کوئی ذاتی کام نہین ہے یہ قومی کام ہے۔ فی سبیل اللہ قوم کے لئے دو۔ اپنی جگہ سے اوٹھو اور ایسا اوٹھو کہ اہل شاہجہانپور کو شرما دو"۔ آپ کی تقریر کا پچھلا حصہ زیادہ پر جوش تھا۔ مولانا وارث حسن صاحب مدرس مدرسہ اسلامیہ بنارس نے اپنا عمامہ سر سے اوتار کر دیدیا جسکو ہمارے فیاض و دریادل رکن مولوی حبیب الرحمن خانصاحب رئیس بھیکن پور نے پچاس روپے مین خرید لیا۔ پھر تو دھڑا دھڑ چندہ ہونا شروع ہوگیا۔ مولوی سید عبدالمجید صاحب رئیس صدر گلی پٹنہ نے سات سو۔ اور مولوی سید ابراہیم حسین صاحب رئیس پتھر کی گھاٹ پٹنہ نے پانچسو۔ اور مولوی سید ضمیر الدین احمد صاحب رئیس پٹنہ

وسکرٹری جلسۂ دعوت نے ساڑھے تین سو۔ اور مولوی سید کریم الدین احمد صاحب رئیس بہار نے ساڑھے تین سو۔ اور مولوی سید عبدالحفیظ صاحب رئیس صدر گلی پٹنہ نے دو سو اور نواب سر فراز حسین خانصاحب رئیس و وائس چیرمین پٹنہ نے سو روپے۔ اور مولوی سید عبدالغنی صاحب استھانوی بہاری ملازم سرکار نظام نے اپنی یکماہہ تنخواہ (۳۲۵ سکۂ حالی) عطا فرمانیکا وعدہ کیا۔ اور میر کفایت حسین صاحب رئیس پٹنہ نے سو روپے علمائے ندوہ کیطرف سے اور سو روپے خاص اپنی طرف سے جملہ دو سو روپے نقد۔ اور مولوی نہال حسین صاحب رئیس پٹنہ نے بھی نقد دو سو روپے عطا فرمائے۔ پھر عام چندہ شروع ہوا جسکی تفصیل کی یہان گنجایش نہین ہے۔

اسکے بعد ہمارے مولٰنا شاہ محمد سلیمان صاحب نے لاکارا کہ وقت آن آمد کہ من عریان شوم۔ مگر مولوی سید شرف الدین صاحب بیرسٹرایٹ لا نے تحریک کی کہ آج لوگ چندہ دینے کے لئے تیار بھی نہین آئے ہین اسلئے جلسہ کی کارروائی شروع ہونی چاہئے۔ چنانچہ بحکم صدر انجمن صاحب پھر کارروائی شروع ہوئی۔

(۸) مسٹر نصیر الدین حسین صاحب بیرسٹرایٹ لا بانکی پور

اسی فراہمی چندہ کی تحریک کی تائید کے لئے کھڑے ہوئے۔ جس شان سے یہ ہمارا پرجوش نوجوان تقریر کرنے کو کھڑا ہوا قیامت تک وہ سمان ہم اور اہل جلسہ و اراکین ندوۃ العلماء نہ بھولینگے۔ ہر طرف سے رونے اور سسکیان لینے کی آواز آرہی تھی جو تھا بیقرار تھا۔ جو تھا بیچین تھا۔ الفاظ سیدھے سادے تھے۔ مگر جس سچے جوش اور سچے دل سے نکلتے تھے اوسکا منشا یہی تھا کہ دل مین گھر کرلے۔ "انچہ از دل خیزد بر دل ریزد"۔ چند سیدھے سادے الفاظ نے سارے جلسہ کو بیچین کر دیا سارا

جلسہ پُرجوش جان فدا کرنے پر آمادہ تھا۔ علما کے طبقہ کا حال نہ پوچھیے۔ رومال
تر۔ آنکھیں سرخ۔ فرطِ گریہ سے سب از خود رفتہ۔ اور خود ہمارے پُرجوش نوجوان کا یہ
عالم تھا کہ ڈاڑھیں مار مار کر رو رہا تھا۔ حواس درست نہ تھے۔ ہان ایک بات تھی کہ جوش مین
اپنا کام کیے جاتی تھی۔ یا یون کہیے جنکے پہلو مین چوٹ کھایا ہوا دل تھا اون کو
چٹکیون سے مسل رہی تھی۔ ہم اپنے پرجوش نوجوان کی تقریر بھول نہین سکتے
"حضرات! مین جس تحریک کی تائید کے لئے کھڑا ہوا ہون وہ میری صورت سوال ہے
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ مین مسلمانون کا یہ جوش تھا کہ عہ گر جان
طلبی مضائقہ نیست ٭ اور ہائے افسوس اب اسلام کی یہ حالت پہونچی کہ اوسکے
ہمدرد عہ "زر میطلبی سخن درین است" ٭ کہتے ہین۔ آہ وہ کیسے مسلمان تھے جنھون نے
اسلام پر اپنی جانین فدا کر دین۔ صرف اپنی ہی جان نہین۔ اپنی چہیتی اولاد کی جانین
اپنے خاندان کی جانین۔ ایک مسلمان وہ تھے اور ایک ہم ہین۔ جان کا معاملہ
تو اب رہا نہین۔ مال پر دارومدار ہے اور مال ہمیشہ جانون پر فدا ہوا کرتا ہے۔ مگر ہائے
ہماری قوم اس امتحان مین بھی پوری نہین اوترتی۔ مین جس کام کے لئے کھڑا ہوا ہون
اوسکے لئے بالکل تیار نہ تھا۔ مین اونھین انصاریون کی اولاد ہون جو اپنی جانین
اور اپنے مال ہمیشہ اسلام پر فدا کرتے رہے ہین۔ (ہمارے پرجوش نوجوان کا اس
جملہ پر پہونچنا تھا کہ فرطِ گریہ سے آواز بیٹھ گئی اور سارے جلسہ مین جوش پیدا ہو گیا
ہمارے نوجوان نے جوش مین آکر اپنی سونے کی گھڑی معہ چین جو ساڑھے تین سو
روپے کی تھی دے ڈالی) مین اسوقت اسلئے کھڑا ہوا ہون کہ انصاریون کیطرح
اپنی جان اور اپنے مال قوم اور اسلام پر فدا کر دون۔۔ وہ اسلام جسکو ہمارے آبا نے اپنے

خون سے سینچ کر پالا تھا کیا ہم اوسکو ذلیل دیکھ سکتے ہین؟ نہین ہرگز نہین - ہمارے معزز علما کی پگڑیان اوتر جائین اور ہم کپڑے پہنے رہین (پھر ہمارے پر جوش نوجوانے اپنا کوٹ اور جاکٹ اوتار کر دے ڈالا) اگر ہم اوسی پاک نسل سے ہین تو ہمکو اونکا نمونہ بنا چاہئے - ہم اس جلسہ کو مشاعرہ بنانے کے لئے نہین آئے ہین - ہم یہ دکھانیکو آئے ہین کہ ہم مین اسلام کی کتنی محبت اور کتنی دقعت باقی ہو - اگرچہ ہم ذلیل حالت مین ہین مگر آبائی جوش ابتک ہم مین باقی ہے - آبائی خون ابتک ہماری رگون مین دوڑ رہا ہے عہ ٹوٹی دیوارین ہین یا یاس کی تصویرین ہین - ہمارے پیشوا گدائی کو نکلین اور ہم کھڑے دیکھتے رہین - بھائیو اب بھی سنبھلو! اب بھی اوٹھو ان قومی بھکاریون کی جھولیان بھر دو - ان اسلامی گداؤن کا دامن بھر دو کہ پھر دوسرے در تک انکو جانا نہ پڑے - ہاے! ہم مدینہ سے ملک فتح کرنیکو نکلے تھے - کاسۂ گدائی لیکر نہین - ہم اسلامی شان و شوکت لیکر چلے تھے - بھیک مانگنے کو نہین - ہائے ہمارے یہ مقدس علما اسوقت بڑی بڑی درسگاہون مین درس دیتے ہوتے تبلیغ اسلام فرماتے ہوتے - مگر ہماری غفلتون کے نتیجے سے اور ہماری ہی لئے اونھین آج در در بھیک مانگنا پڑی - آہ! ہم کیا تحریک کرین اور کس بات کی تائید کرین - ہم اپنے ہوش مین نہین ہین - ہم سے یہ نہین دیکھا جاتا کہ یہ نورانی صورتین ہمارے دروازہ پر گداگری کرین اور پھر ہمارے ہی لئے - (خدا جانے یہ پچھلا جملہ کس سچے دل سے نکلا تھا کہ سارے جلسہ مین کہرام مچگیا - کوئی اپنے ہوش مین نہ تھا - عبائین - عمامے - کپڑے - گھڑیان روپئے مینھ کیطرح جسے برسنے لگے) تو بھائیو تم اتنا تو کرد و کہ پھر یہ دوسرے دروازے پر جاکر ہاتھ نہ پھیلائین" وغیرہ وغیرہ -

(۹) ہمارے نوجوان رئیس **مولوی شاہ منیر الدین احمد** صاحب رئیس و سکریٹری معین الندوہ اسلامپور نے اس تحریک کی تائید مین نہایت ہی برجستہ اور معقول تقریر کی۔ نہایت ہی سلجھی ہوئی باتین تھین جو کچھ آپ نے بیان فرمایا وہ قابل قدر تھا۔ پھر آپ نے خاص اپنے اور نیز باغ معین الندوہ اسلامپور کے چندہ کی ایک فہرست تقریبًا ۱۴۱ سو روپئے کی پیش کی جسمین سے قریب بارہ سو کے خاص دار العلوم کیلئے اور کوئی دوسو کی رقم خاص طلبا کے لئے مخصوص تھی۔

(۱۰) پھر **مرزا کمال الدین صاحب سخنر** طہرانی نے اپنا فارسی قصیدہ جو سرمایہ دار العلوم کے متعلق تھا اس جوش سے اپنے ایرانی لہجہ مین پڑھا کہ سارا ہال گونج اوٹھا۔ سارے جلسہ پر ایک کیفیت طاری تھی۔

(۱۱) اسکے بعد ہمارے مولٰنا شاہ **محمد سلیمان** صاحب کھڑے ہوئے اور ایسی دلچسپ تقریر کی کہ سبحان اللہ۔ جابجا مثنوی مولانا روم کی چاٹ دلکو چھین کئے ڈالتی تھی۔ عمومًا آپ کے وعظ مین خاص اثر ہوا کرتا ہے۔ اسوقت کی تقریر بھی حاضرین جلسہ کو رولا ہی کر رہی۔

(۱۲) ان کے بعد ہمارے دوست **شیخ عبد القادر صاحب** بی اے۔ ایڈیٹر اخبار **پنجاب او بزرور** لاہور۔ روساے لاہور کیطرف سے پیام کہنے کو کھڑے ہوئے اور فرمایا:۔ جناب صدر انجمن۔ و اعیانِ بہار و معزز حاضرین جلسہ! جن دلگداز تقریرون کو آپ نے ابھی سنا وہ ایسی نہین ہین کہ کبھی بھولی جائین مین جس بات کے بیان کرنیکو تیار آیا تھا۔ اسوقت خود میرا دل قابو مین نہین ہے کہ کچھ کہہ سکون

اللہ رے جوش! اللہ رے جلسہ کی شان اور دلفریفتگی! مہمان اور سامعین
ٹوٹے پڑتے ہین۔ پنجاب سے بھی بڑے بڑے علما جو معزز انجمنون کیطرف سے
ڈیلیگیٹ (وکیل) ہوکر آئے ہین شریک جلسہ ہین۔ کوئی اہل و عیال کو چھوڑ کر
آیا ہے۔ کوئی گھر مین بیمار کو کراہتا چھوڑ آیا ہے۔ کوئی نوکری سے آیا ہے۔ تو کیا یہ سب
بغیر دل آویزی کے آئے ہین۔ نہین اسلام کی امداد کو تو آپ سمجھکر لبیک گویان پہونچے
ہین۔ آپ دیکھتے ہین یہ جو کسی عفت مآب خاتون کو پاؤن کے کڑے اُترے رکھے ہین
اوسی اسلام کی اعانت کیواسطے یہ سہاگ کے زیور اوتارے گئے ہین۔ اگر یہہ
کسی سنار کی دوکان پر جائین تو کچھ وقعت نہین رکھتے۔ اگر آپ لوگون مین اس
کڑے کے اوتر نے کی غیرت ہے۔ اور اس اعانت کا آپ لوگون پر کچھ اثر ہوا ہے
تو کل مین وہ وقت دیکھنا چاہتا ہون کہ اس ایک ایک کڑے کو اتنے دام مین
کہ دار العلوم تیار ہو جاسے۔ اور اگر اتنے نہ آئے تو مجھے سخت افسوس ہوگا کہ یہان
کے لوگون نے اوس سچی اعانت کی کچھ بھی قدر نہ کی۔ کیا مولانا وارث حسن
صاحب کے سر پر جو عمامہ ہے یہ بنارس کا عمامہ آپ کی نگاہ مین پچاس روپے کی
وقعت رکھتا تھا؟ (ہرگز نہین) اور سچے ہزاروں ملتے تو کم تھا۔ (آہ یہ فیاض
دریادل رئیس مولوی حبیب الرحمٰن خان صاحب رئیس بھیکن پور ضلع علیگڈھ ہے جنہون نے
جو اوس عمامہ کو پچاس روپے مین لے چکے تھے۔ پچاس اور اضافہ فرمایا۔ بعد
کو معلوم ہوا کہ وہ عمامہ جناب حاجی مولانا شاہ امداد اللہ صاحب مہاجر مکہ قدس سرہٗ
کا تھا جو اپنے ہاتھ سے مولانا وارث حسن صاحب کے سر پر باندھا تھا۔ اور
مولانا اوسکو بہت عزیز رکھتے تھے۔ یہہ پہلی مرتبہ آپ نے اوسکو زیب سر کیا تھا۔ او

اب آپ کو اوسکے بعد اگر نے کی سخت حسرت ہے۔ کیا اب بھی ہمارے فیاض دریا دل رئیس ایسی متبرک چیز کے لئے ستہ ترخ بالاکن کہ ارزانی ہنوز نہ کہکر کچھ اور اضافہ نفرمائینگے؟ ہمکو اونکی فیاضی سے پوری توقع ہے کہ وہ ہزارمین بھی اوسے سستا پائینگے)

اسکے بعد آپ نے پنجاب والونکی طرف سے بہار والونکا شکریہ ادا کیا۔

مولوی اصغر علیصاحب روحی پروفیسر اسلامیہ کالج لاہور کو وقت نہ مل سکا اسلئے اونکا عربی خطبہ اور فارسی نظم دوسرے روز پر اوٹھا رکھی گئی۔

بارہ بجے کے قریب جلسہ برخاست ہوا۔ مہمان اپنی اپنی فرودگاہون کو گئے۔ والنیٹرون مین آج ایک غیر معمولی جوش نظر آرہا ہے۔ دوڑ دوڑ کر خود اپنے سرون پر خوان اوٹھا اوٹھا کر مہمانون کی فرودگاہون مین پہونچا رہے ہین۔ گو جلسہ تمام ہو چکا ہے مگر سب کے سب پُر جوش نظر آرہے ہین۔ ایک نشہ سا چڑھا ہوا ہے۔ جوش مین سوالے ہین۔ خدایا آج کا جوش ہمیشہ کے لئے قائم رہجائے۔ آمین!

پھر اوسیطرح آخر وقت سے مدرسہ کی صحن مین وعظ کا عام جلسہ تھا۔ جناب مولانا شاہ **ابوالخیر** صاحب فصیحی غازیپوری کا برموقع موقع سے مثنوی مولانا روم کے اشعار پڑھنا سارے جلسہ کو بیخود بنائے ہوئے تھا۔ مولانا **اصغر علی صاحب روحی** کا پُر جوش وعظ تو اہل پٹنہ کبھی بھول نہین سکتے۔ مولانا شاہ **محمد سلیمان** صاحب پھلواروی کا بیان تو آپ اپنی نظیر ہے۔ **مولوی ابوالخیر عبدالوہاب صاحب بہاری** صدر مدرس مدرسہ نظامیہ حیدرآباد دکن نے بھی خوب ہی بیان فرمایا۔ **قاری میران شاہ** صاحب اور **واجد علی** طالب العلم دارالعلوم نے یہان بھی چند آیتین تلاوت کین۔ رات کا وقت اوسپر اونکی دلگداز

آواز سارا جلسہ محو اور بیخود تھا۔ ہمارے معزز دوست مولوی شیخ عبدالقادر صاحب بی اے۔ ایڈیٹر پنجاب اوبزرور لاہور نے بھی مختصر سی تقریر کی کہ "بھائیو یہاں سے کچھ لیکے جانا چاہئے۔ مگر قدر قصے کہانیاں لیکر نجانا مثنوی کی نے لیکر نجانا۔ وہی لیجانا جس سے تمہاری عاقبت بخیر ہو"۔

کارروائی اجلاس سوم ۶ نومبر روز سہ شنبہ

۷ بجے صبح سے کارروائی جلسہ کی شروع ہوئی۔

(۱) پہلے قاری میران شاہ صاحب کھڑے ہوئے اور چند آیتیں کلام مجید کی تلاوت کیں۔ انکے کھڑے ہونے ہی سارے جلسہ کی نگاہیں انکی طرف اوٹھ گئیں۔ اور ہر ایک دل پہلو میں مچلنے لگا۔ اللہ ری آپکی قرأت!!

(۲) پھر مولنا شاہ عین الحق صاحب صاحبزادہ شاہ علی حبیب علیہ الرحمۃ پھلواروی کھڑے ہوئے اور دارالعلوم کی ضرورت اور فوائد پر قلیل و دل تقریر کیا۔

(۳) مولوی شاہ منیر الدین صاحب رئیس اسلام پور نے بھی دارالعلوم ہی کے فوائد کو معقول دلائل سے ثابت کیا۔ آپ کی سلجھی ہوئی تقریر سے اراکین جلسہ بہت ہی محظوظ ہوئے۔

(۴) مولنا حکیم محمد اسحاق خان صاحب دربھنگوی نے سرمایہ دارالعلوم کے متعلق ایسی پرجوش تقریر کی کہ سارا جلسہ گرما گیا۔ اللہ ری آپ کی زبان کی روانی جو کچھ آپ نے بیان کیا آپ ہی کا حصہ تھا آپ کی تقریر کا پچھلا حصہ ایسا پرجوش تھا کہ سارا ہال بیخود تھا۔

(۵) ان کے بعد ہمارے معزز دوست مولوی شیخ **عبد القادر** صاحب ایڈیٹر پنجاب اوبزرور لاہور کھڑے ہوئے۔ اور وہ سمان آنکھون کے نیچے کھڑا کردیا کہ کبھی غایب نہین ہوسکتا۔ آپ نے دار العلوم مین کتب خانہ کے لئے زیادہ زور دیا تھا۔ آپ کی ایسی پرزور اسپیچ بھلا بے اثر رہ سکتی تھی ہر طرف سے سو سوا اور دو دو سو کتابین وقف ہونے لگین۔ **مولانا شاہ محمد سلیمان صاحب** پھلواروی سے سو جلدین **مولوی حافظ سید نذیر الرحمن** صاحب رئیس پٹنہ نے سو جلدین۔ **مولوی سید عبد الغنی** صاحب استھانوی بہاری نے سو جلد نادر کتابین مصر و بیروت کی چھپی ہوئی جو تخمیناً کم سے کم دو ہزار روپے کی ہونگی وقف کردین۔ اور دیگر حضرات نے بھی تھوڑی بہت کتابین نذر کین۔

مولوی سید عبد الغنی صاحب کی اسلامی فیاضی خاص کر شکریہ کی مستحق ہے کہ علاوہ اپنی تنخواہ یکماہہ سوا تین سو روپے سکہ حالی کے۔ کتابون کے عطیہ مین زیادہ تر وہی نادر اور بیش بہا کتابین وقف کین جنکی **دار العلوم** کو اشد ضرورت تھی فجزاہ اللہ خیر الجزاء!

(۶) اسکے بعد **مولانا شاہ محمد سلیمان صاحب** پھلواروی کھڑے ہوئے اور علم کی ترقی و تنزل پر نہایت برجستہ تقریر کی۔ آپکی تقریر سے اسلام کی اگلی شان آنکھون کے نیچے پھر گئی۔ پھر آپ نے اپنا عربی قصیدہ پڑھا جو **ندوۃ العلما** کی خیر مقدم مین لکھا تھا۔

(۷) اسکے بعد **مولوی شاہ ابو الخیر** صاحب فصیحی غازی پوری نے

دار العلوم کی ضروریات پر تقریر فرمائی - آپ کے بیان سے ہر شخص واقف ہے محتاج بیان نہین -

(۸) بعد مسٹر سید علی امام صاحب بیرسٹر ایٹ لا بانکی پور

کھڑے ہوئے اور انھون نے اپنی پر جوش اور پُرزور اسپیچ سے ثابت کر دیا کہ صوبہ بہار کو اِس دار العلوم سے کیا کیا فائدے پہونچینگے - آخر مین ہمارے عزیز نے قوم کو اس دار العلوم کی اعانت کیلئے للکارا اور ایسی تقریر کی کہ جسکے پاس جو کچھ تھا اوسنے دے ہی دیا - غایت یہ ہے کہ ایک شخص نے دو دھیلیچے جو اوسکی کمر مین تھے دے ڈالے - علاوہ ان عام قومی فیاضیونکے جنکی تفصیل موجب طوالت ہے - اسوقت چند بڑی بڑی رقمین بھی موعود ہوئین مثلاً مولوی سید شرف الدین صاحب بیرسٹر پانچسو - مولوی سید علی امام صاحب بیرسٹر دوسو - مولوی سید حسن امام صاحب بیرسٹر ایکسو - ا ایک مسلمان درد مند اسلام ڈپٹی کلکٹر صاحب نے (جو اپنا نام ظاہر کرنا نہین چاہتے) اپنی پوری یکماہہ تنخواہ مبلغ تین سو روپیہ عطا کرنے کا وعدہ فرمایا - شاباش ہے انکی ہمت پر - خدا ایسے ہمدردانِ ملت اور غمخواران قوم کو دونون جہان مین بامراد رکھے اور ہر فرد قوم کو انکی پیروی کی توفیق عطا فرماے -

بارہ بجے جلسہ برخاست ہوا اور اعلان کر دیا گیا کہ چونکہ کئی کارروائیان ناتمام رہگئی ہین - اسلئے چوتھا اجلاس بعد نماز مغرب کے ہوگا -

حسب معمول مدرسہ کی مسجد مین وعظ ہوا مگر آج نماز مغرب کے بعد ہی وہ جلسہ برخاست ہوگیا - اور سامعین اجلاس کی شرکت کیلئے ٹوٹ پڑے -

اجلاس چہارم

(۱) حافظ واجد علی طالب العلم دارالعلوم نے نہایت ہی پُر درد لہجہ مین چند آیتین قرآن کی تلاوت کین رات کا سمان آخری الوداعی جلسہ وسپر یہ دردناک آغاز قیامت کا اثر کر رہا تھا۔ جسنے یہ سمان اپنی آنکھون سے دیکھا ہے وہی خوب اسکا اندازہ کرسکتا ہے۔

(۲) مسٹر سید شرف الدین احمد صاحب بہاری بیرسٹر ایٹ لا کو چونکہ صبح کیوقت موقع نہ ملا اسلئے آپنے چوتھے اجلاس مین رات کیوقت تقریر کی اگرچہ آپ نے مختصر تقریر کی مگر جو کچھ بیان کیا قلّ ودل تھا۔ قومی حیثیت سے بھی مسلمانون کو عربی پڑھنے کی ضرورت ہے۔ اس مضمون کو بہت ہی حسن وخوبی سے بیان فرمایا۔

(۳) ابوالخیر محمد اسحاق صاحب ہیڈ ماسٹر انٹرنس اسکول بانکی پور نے طلبا کیطرف سے ندوۃ العلما کی آمد کا شکریہ ادا کیا۔ اور آرزو کی کہ گو ہملوگ انگریزی پڑھتے ہین مگر علما اپنے حسن اخلاق سے برابر ہماری دستگیری اور ہماری رفتار وکردار کی نگرانی فرماتے رہین اور ہم تو انکے حکم کے تابع اور اونکے غلام ہی ہین۔ ہم اونکی جتنی خدمت کرین کم ہے۔

(۴) مولوی حبیب اللہ صاحب ایم اے۔ ڈپٹی کلکٹر موتیہاری نے ندوۃ العلما کی تائید مین نہایت ہی نفیس تحریر پڑھی۔ افسوس ہے کہ تنگی وقت کیوجہ سے وہ پوری تحریر سنا نہ سکے۔

(۵) اسکے بعد مولوی سید شرف الدین صاحب بیرسٹر ایٹ لا بانکی پور

نے موقع کی نہایت ہی دلچسپ تقریر کی۔ انگریزی تعلیم یافتہ حضرات کو علما کے ساتھ کیسا تعلق رکھنا چاہیئے۔ اور علما کو انھین کیسا سمجھنا چاہئے۔ اسکو بہت ہی اچھے عنوان سے بیان فرمایا۔ اور انگریزی خوانون سے علما کی وحشت کرنے کو حق بجانب اور درست ثابت کیا۔ اور فرمایا کہ ہم انگریزی سے رنگے ہوؤن مین جو عیوب ہین انھین ہمارے علمای کرام اگر ہمارے مہمان ہونیکے باعث بیان نہ فرمائین تو ہم خود بیان کردیتے ہین اور وہ یہ ہین کہ اول تو ہمنے اپنی شکل و شباہت مسلمانونکی سی نہین رہنے دی اور سپاہی وردی اوتار دی۔ دوم ہم مودب نہین ہین۔ تیسرے یہ کہ ہم نماز جنازہ تک نہین جانتے نماز کو ہم ڈریل (دلیل یعنی سزا جو سپاہی کو غیر حاضری کے باعث دیجاتی ہے) کہتے ہین ہمین ولایت سے واپس آنے پر مولوی کہا جاتا ہے اور جانتے نماز تک نہین۔ اور پھر فرمایا کہ ایک مسلمان تعلیم یافتہ سے عدالت مین جرح کیگئی اور پوچھا گیا کہ تم دعاے قنوت جانتے ہو تو انھون نے کہا نہین۔ اس پر خیال کیا گیا کہ شاید دعا قنوت کے بدلے اور کوئی دعا یاد ہو پھر پوچھا گیا کہ فجر کی نماز کی کتنی رکعتین ہین اسکا بھی جواب وہ نہین دے سکے اسلئے ہم آپ اپنا مرض بتائے دیتے ہین۔ علما اسکا علاج کرین۔ نبض دیکھین اور تشخیص کے بعد نسخہ لکھین۔ نسخہ تو بعد تشخیص وہ لکھ چکے ہین۔ اور وہ نسخہ دار العلوم ہے اوس سے ہمکو مستفید کیجئے۔ اس سے عمدہ موقع ہمکو کب ملیگا۔ آج سیالکوٹ امرت سر۔ لاہور۔ ڈیرہ اسمعیل خان۔ ڈیرہ غازی خان کے علمار اسجگہ جمع ہین۔ ہم انھین پھر کب دیکھینگے۔ آپ ہماری کشتی کے ناخدا ہین۔ ڈبوئین یا سلامتی کے کنارے پر لگائین۔ اور اگر کوئی شوخی ہم سے ہوئی ہو تو معاف فرمائین۔

اسکے بعد آپ نے الوداعی جملے شروع کیے۔ اللہ اللہ! اسوقت کا پر حسرت سماں

آنکھون سے خون رولا رہا تھا۔" ہمارے علماے کرام اور ہمارے مشائخ عظام!
ہملوگونکی قسمت مین آپ کی زیارت نصیب تھی اسلئے آپ حضرات نے ہمارے بلانے
سے اتنے دور دراز کا سفر اختیار کیا۔ زحمتین اوٹھائین اور ہمارے حق مین رحمت
بنے اگر ہملوگون سے آپ مقدس حضرات کی خدمت مین کچھ کمی ہوئی ہو۔ اور ضرور
ہوئی ہوگی تو آپ حضرات سے ہمکو پوری توقع ہے کہ معاف فرمائینگے۔ اگر
ہملوگونسے کوئی غفلت کوئی خطا اور کوئی گستاخی سرزد ہوئی ہو تو یقینًا اوس سے
درگزر کرینگے۔ ؎ تو براے وصل کردن آمدی نے براے فصل کردن آمدی*
آپ حضرات کے مبارک قدوم سے نہ صرف ہماری آنکھین روشن ہوئین بلکہ ہمارے
دل بھی منور ہوگئے۔ یہ آخری جلسہ ہے۔ اور ہماری الوداعی تقریر ہے۔ ہملوگونکی
آنکھین اس مقدس جلسے کو عمر بھر یاد کرینگی۔ اور کبھی نہ بھولینگی۔ ہملوگون کے
دلون مین اس مقدس جلسے کی شان ہمیشہ چٹکیان لیتی رہینگی۔ اور برقرار رکھیگی۔
اسوقت ہملوگ رو رہے ہین اور اس مقدس جلسے کو یاد کرکے عمر بھر
روئینگے۔ اس مکان کی اینٹ اینٹ روتی ہے اور روئیگی۔ مگر تسکین ہے
تو اتنی کہ پھر ہمسکو یہ مبارک جلسہ کہین نہ کہین ضرور دیکھنا نصیب ہوگا۔
انشاءاللہ تعالےٰ!

(۶) مولوی اصغر علیصاحب روحی پروفیسر اسلامیہ کالج

لاہور نے پہلے اپنا عربی خطبہ پڑھا۔ نہایت ہی فصیح و بلیغ مقفےٰ عبارت۔
اسکے بعد آپ نے اپنی فارسی نظم پڑھی۔ یہ اعلےٰ درجہ کی نظم تھی اور آپنے
اوسکو پرجوش لہجے مین پڑھا بھی۔ پھر آپ نے علم کے اوصاف بیان فرماتے۔

اور انگریزی خوانون سے علما کے تنفر کی وجہ بتائی۔ آپ کی پرجوش تقریر سے سارے جلسہ پر ایک خاص کیفیت طاری تھی۔

(۷) مولٰنا عبدالماجد صاحب بھاگلپوری نے ندوۃ العلما کی برکتونکو نہایت ہی معقول طریقے سے بیان فرمایا۔ اراکین جلسہ بہت ہی محظوظ ہوئے۔

(۸) مولٰنا قادربخش صاحب شہسرامی نے اسلامی اخلاق کے متعلق نہایت ہی دلچسپ تقریر کی۔ اور اسلام کے اگلی کارنامونکا مرقع کھینچ دیا۔

(۹) مولوی حبیب الرحمٰن خانصاحب رئیس بھیکن پور نے وہ مضامین اور نظمین پیش کین جو اجلاس ندوۃ العلما مین پڑھی جانیکی غرض سے موصول ہوئی تھین اور تنگی وقت کی وجہ سے نہ پڑھی جاسکین۔ ان مین ہمارے مشہور فاضل مولٰنا حکیم عبدالحمید صاحب عظیم آبادی کی فارسی مثنوی۔ مولٰنا عبدالجبار صاحب عمرپوری کا عربی قصیدہ۔ اور مولٰنا حکیم شیخ احمد صاحب جیتکر رئیس بمبئی۔ اور مولوی ابوالانوار عبدالغفار صاحب وغیرہ کے عربی قصائد تھے۔ پھر آپ نے انلوگون کا شکریہ ادا کیا کہ محض قومی ہمدردی کے خیال سے ان بزرگوارون نی تکلیف اوٹھائی ہے۔ پھر اون لوگونکا شکریہ ادا کیا۔ جنھون نے اس اجلاس مین مضامین اور نظمین پڑھی ہین۔ اسکے بعد آپ نے اپنے مضمون "نابینا علماے سلف" کو پیش کیا۔

(۱۰) اسکے بعد ہمارے نوجوان عزیز محمد نورالرحمٰن سلمہ (خلف الصدق

مولوی حافظ نذر الرحمن صاحب رئیس مغلپورہ وسکرٹری جماعت استقبالی) نے صدر انجمن صاحب کی اجازت سے ایک نہایت ہی پُرجوش قصیدہ پڑھا۔ ماشاراللہ پڑھنے کا انداز نہایت ہی خوب تھا۔ جن اشعار مین مخالفین کیطرف کچھ اشارہ تھا اوسکو صدر انجمن صاحب نے پڑھنے سے روک دیا۔ اورمولوی سید عبدالحی صاحب نائب ناظم نے فرمایا کہ یہ ہمارے مقاصد کے خلاف ہے وہ ہماری نسبت جو چاہین کہین مگر ہم اونکو کچھ کہنا نہین چاہتے نہ اوسکا سننا پسند کرتے ہین۔

(۱۱) ہمارے کمسن عزیز عبدالحق سلمہ (نور نظر جناب مولوی حافظ سید فضل حق صاحب آزاد رئیس پٹنہ) نے جسکی عمر دس گیارہ سال سے زائد نہین ہے ایک اردو قطعہ پڑھا۔ ایک نوعمر لڑکے کا اس روانی سے ایسے بڑے مجمع مین بے رُعبی کے ساتھ پڑھنا بالکل حیرت انگیز تھا۔

(۱۲) ہمارے رئیس مولوی سید ابراہیم حسین صاحب کی چھوٹے بھائی یوسف حسین سلمہ اللہ تعالے نے ایک فارسی نظم پڑھی۔ دس بارہ برس کا بچہ اور فارسی اشعار کا ایرانی لہجہ مین ادا کرنا ایسا بھلا معلوم ہورہا تھا کہ سبحان اللہ۔ اس ننھے بچے کا جھوم جھوم کر پڑھنا موقع مناسب الفاظ پر زور دینا سب کو حیرت مین ڈالے ہوئے تھا۔

(۱۳) اسکے بعد مولوی حبیب الرحمن خانصاحب رئیس بھیکن پور کھڑے ہوئے اور نہایت پُر درد لہجہ مین یہ تقریر کی۔ بزرگان عظیم آباد! جس افسوسناک وقت کے آنیکا کھٹکا تھا۔ اور جو حسرت آمیز گھڑی

آنے کو تھی آخر آہی گئی - اب یہ جلسہ ختم ہونے کو ہے - اور یہ بزم درہم و برہم ہوا چاہتی ہے - مجھے اجازت ملی ہے کہ مین آپ لوگونکا شکریہ ادا کرون - حضرات! ابتداہی سے مین اس ندوۃ العلما کے ناچیز خدام مین ہون - اسلئے شروع سے آجتک جتنے جلسے لکھنؤ وغیرہ مین ہوئے سب مین شریک ہوا مین نے نہ صرف ندوۃ العلما کے جلسے دیکھے ہین بلکہ مسلمانون کی دوسری انجمنون کے جلسون مین بھی اکثر شریک ہوتا رہا ہون - اور ایجوکیشنل کانفرنس کے بھی بہت سے جلسے دیکھے ہین - اسوجہ سے اس قسم کی مجالس کا جو مجھے تجربہ ہے وہ کم نہین ہے مین بلا تصنع سچے دلسے کہتا ہون کہ جو حالت میرے دل پر یہان طاری ہوئی اور جو اثر یہان پیدا ہوا کفی باللہ شہیدا ویسا کہین نہین پیدا ہوا " - آخر مین انھون نے ندوۃ العلما کیطرف سے میزبانون کا ایسے موثر الفاظ مین شکریہ ادا کیا اور ایسے پر درد جملون مین الوداعی تقریر کی کہ دلونپر تیر و نشتر کا کام کر گئے -

(۱۴) مولوی نصیر الدین حسین صاحب بیرسٹرایٹ لا بانکی پور نے کھڑے ہوکر نہایت ہی شستہ الفاظ مین شکریہ کا جواب دیا -

(۱۵) مولانا شاہ محمد رشید الحق صاحب سجادہ نشین خانقاہ پٹنہ عصا ٹیک کر کھڑے ہوئے اور نہایت خشوع و خضوع کے ساتھ ندوۃ العلما کی ترقی کی دعا فرمائی اور جلسہ برخاست ہوا - مہمانون نے ایک دوسرے کو حسرت کی نگاہ سے دیکھا اور آنکھون مین آنسو بھر لائے ع دم رخصت زبان تو کھل نہ سکی دلکی باتین ہوئین نگاہون مین +

واعظون اور مقررونکی تقریرین اور شعرا کی نظمین سب ندوۃ العلما کی رو داد

مین عنقریب شایع ہونگی۔

جلسہ کے بعد روسا کیجانب سے علما کی دعوتین ہوئین۔ دن کیوقت **نواب سید سرفراز حسین خانصاحب رئیس و وایس چیرمین پٹنہ** نے اپنی ممانی اہلیہ نواب یوسف حسین خان مرحوم کیطرف سے نہایت پرتکلف **دعوت** کی اور بعد مغرب اونھین کی نوتعمیر و خوشنما مسجد مین وعظ کا جلسہ قرار دیا۔ یہ جلسہ بھی بغایت پُرتاثیر تھا۔ دریا دل بی بی نے دوسو روپئے نقد دارالعلوم کے نذر کئے۔ خدا انکو دین و دنیا مین جزاے خیر دے اور ہمت مین برکت عطا فرمائے۔ عام چندہ سے کوئی تیس چالیس روپے اس جلسہ مین بھی آئے۔

اسکے بعد یکے بعد دیگرے **مولوی سید ضمیر الدین صاحب رئیس** صدر گلی و سکرٹری جلسۂ دعوت۔ اور **مولوی سید ابراہیم حسین صاحب** رئیس ٹیڑھی گھاٹ۔ اور **مولوی سید شرف الدین صاحب** بیرسٹر بانکی پور کے یہان تکلف کے ساتھہ دعوتین ہوتی رہین۔ اور انجمن اسلامیہ بانکی پور کے ناتمام ہال مین دنکو وعظ کا جلسہ ہوا۔ اور پھر رات کو بھی وعظ کا جلسہ گرم رہا۔

نام نامی حضرات علما و مشائخ

لوگون کی دلچسپی اور اطلاع کی نظر سے ذیل مین ہم صرف اون حضرات علما و مشائخ کے نام نامی درج کرتے ہین جنسے ہم واقف ہوسکے۔ اگرچہ۔ جیسا ہم اوپر لکھ چکے ہین۔ جلسہ مین حضرات علما و مشائخ کی تعداد شمار کے روسے یقیناً دوسو سے بالا اور تین سو کے اندر تھی لیکن افسوس ہے کہ کل حضرات کے نام نامی ہم بروقت قلمبند نہ کرسکے۔ اسلئے مکمل فہرست کے اندراج سے سردست سخت معذوری ہے۔ باقی ماندہ حضرات سے ہم نہایت ادب اور ندامت کے ساتھ معافی کے خواستگار ہین:۔

۱ مولانا حاجی حافظ احمد حسن صاحب کانپوری۔

۲ مولوی شاہ رشید الحق صاحب سجادہ نشین خانقاہ پٹنہ

۳ مولانا قاضی محمد فاروق صاحب عباسی چریاکوٹی مدرس اول دارالعلوم ندوۃ العلما لکھنو

۴ مولوی شاہ سید محمد علی صاحب ناظم ندوۃ العلما

۵ مولوی محمد مسیح الزمان خانصاحب استاد حضور نظام ورئیس شاہجہانپور۔

۶ مولوی حبیب الرحمن خان صاحب رئیس بھیکن پور ضلع علیگڈھ

۷ مولوی سید ظہور الاسلام صاحب رئیس فتحپور ہنسوہ

۸ مولانا حافظ نور محمد صاحب مدرس اول مدرسہ اسلامیہ فتحپور ہنسوہ

۹ مولوی محمد عبد الجبار صاحب عمرپوری مقیم موتی مسجد علیگڈھ

۱۰ مولوی سید عبد الحی صاحب مددگار ناظم ندوۃ العلما۔

۱۱ مولوی ابوالخیر صاحب فصیحی غازیپوری

مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب پھلواری
مولوی غلام احمد صاحب مدرس اول مدرسہ نعمانیہ لاہور
مولوی شاہ جماعت علیصاحب علی پور میدان ضلع سیالکوٹ۔
مولوی اصغر علیصاحب روحی ایم او ایل پروفیسر اسلامیہ کالج لاہور۔
مولوی شیر محمد صاحب جالندھری
مولوی محمد اکبر شاہ صاحب پشاوری
مولوی محمد عبد الحق صاحب پشاوری۔ جہانگیرا
مولوی غلام محمد صاحب فاضل ہوشیارپوری
مولوی مقیم الدین صاحب پنجابی مقیم سندیلہ ضلع ہردوئی
مولوی غلام محمد صاحب لدھیانوی مقیم شملہ
مولوی ابو الخیر محمد مکی صاحب مہتمم مدرسہ دینیہ جونپور
مولینا حافظ عبد اللہ صاحب غازی پوری مدرس اول مدرسہ احمدیہ آرہ
مولوی ابو البرکات صاحب فصیحی غازی پوری
مولوی نثار احمد صاحب کانپوری
مولوی عبد اللطیف صاحب مدرس دار العلوم ندوۃ العلما لکھنؤ
مولوی سراج الدین صاحب شاہجہانپوری
مولوی احمد علیصاحب خلف مولانا سید محمد علیصاحب ناظم ندوۃ العلما
مولوی شاہ ابوسراج نظام الدین احمد صاحب بہیری
مولوی سید حکیم الدین صاحب واعظ جلیسری

۳۱ مولوی قاضی ابوبکر علی احمد محمود اللہ شاہ صاحب رئیس بدایون۔

مولوی محمد اسحٰق صاحب مدرس مدرسۂ اسلامیہ گھوسی ضلع اعظم گڈھ

مولوی نور الحسن صاحب مدرس مدرسۂ سندیلہ ضلع ہردوئی

مولوی ابو الحسن صاحب گھوسی ضلع اعظم گڈھ

مولوی ابو المعالی محمد علی صاحب مئوی اعظم گڈھی مدرس مدرسۂ رحمانیہ داناپور۔

مولوی حکیم ابو المکارم محمد علی صاحب رئیس مئو ضلع اعظم گڈھ

مولوی ابو الفیاض محمد عبد القادر صاحب مئو ضلع اعظم گڈھ

مولوی حکیم محمد عمر صاحب سکرٹری معین الندوہ بستی پورا ساکن مئو ضلع اعظم گڈھ

مولوی ابو الانوار محمد عبد الغفار صاحب مدرس مدرسۂ اسلامیہ نوانگر ضلع بلیا ساکن مئو اعظم گڈھ

مولوی سید وارث حسن صاحب مدرس اول مدرسۂ ہدایت المسلمین بنارس

مولوی محمد ابراہیم صاحب واعظ اسلام لاہوری

مولوی محمد کریم اللہ صاحب ساکن ادری ضلع اعظم گڈھ

مولوی حافظ عبد الرحمٰن صاحب ساکن مئو ضلع اعظم گڈھ

مولوی حکیم ہدایت اللہ صاحب اعظم گڈھی

مولوی محمد یوسف صاحب اعظم گڈھی

مولوی حکیم سلامت اللہ صاحب اعظم گڈھی

مولوی حکیم محمد قاسم صاحب ساکن قصبۂ ظہور آباد ضلع غازی پور

مولوی مرتضیٰ حسن صاحب مدرس اول مدرسۂ امدادیہ دربھنگہ۔

۴۹ مولوی حاجی شاہ منور علی صاحب مہتمم مدرسہ امدادیہ دربھنگہ

مولوی حکیم محمد اسحٰق خانصاحب رئیس درکھبنگہ

مولوی منور علی صاحب مدرس اول مدرسہ چشمۂ فیض قرآنیہ ململ ضلع دربھنگہ

مولوی الطاف کریم صاحب ساکن ملک چک ڈاکخانہ گوبندپور ضلع پٹنہ

مولوی محمد مبارک کریم صاحب مدرس اول مدرسہ اسلامیہ بہار ضلع پٹنہ

مولوی حافظ شاہ رحمت اللہ صاحب مہتمم مدرسہ جامع العلوم مظفرپور۔

مولوی عبدالشکور صاحب بہاری مدرس اول مدرسہ عربیہ مظفرپور۔

مولوی سراج الدین احمد صاحب مدرس اول سوسائٹی اسکول مظفرپور

مولوی حکیم عبدالباری صاحب رئیس نگرنہسہ مقیم لودیکٹرہ پٹنہ۔

مولوی محمد مبارک حسین صاحب ہیڈ مولوی نارتھ بروک اسکول دربھنگہ۔

مولوی حکیم امیر حسن صاحب بہاری ساکن اسلام پور ضلع پٹنہ

مولوی کرامت علی صاحب ساکن چاٹگام تھانہ مالن کھاٹ ڈکن پورہ باڑا۔

مولوی محمد عبدالرحمٰن صاحب ساکن اوگانوان ہیڈ مولوی سیٹی اسکول لودیکٹرہ پٹنہ

مولوی عبدالنور صاحب سابق مدرس مدرسہ احمدیہ آرہ مقیم رحیم آباد ضلع دربھنگہ

مولوی محمد عبدالشکور صاحب ساکن گورکھپور محلہ لبنت پور۔

مولوی عبدالماجد صاحب ساکن لکھمنیان ضلع مونگیر

مولوی ابوالمجد عبدالماجد صاحب بھاگلپوری

مولوی الٰہی بخش خانصاحب ٹراکری بہاری

مولوی عبدالغفار خانصاحب مدرس اول مدرسہ اسلامیہ گیا

مولوی خیرالدین صاحب مدرس مدرسہ عربیہ گیا۔

مولوی محمد عبدالرحمن صاحب بہاری

مولوی حکیم محمد لطف الرحمن صاحب عظیم آبادی

مولوی حکیم قادر بخش صاحب شہسرامی

مولوی محمد عبدالجبار صاحب شیخپورہ ضلع مونگیر

مولوی عبدالرحمن صاحب ساکن لودی کٹرہ پٹنہ

مولوی سید سخاوت حسین صاحب ساکن موضع کاکو ضلع گیا۔

مولوی محمد رفیق صاحب شہبازپوری

مولوی معین اظہر صاحب رئیس ہین ضلع پٹنہ

مولوی شاہ محفوظ الحق صاحب محلہ کنگھیا ٹولہ پٹنہ

مولوی عبدالعزیز صاحب پٹنہ

مولوی نوراللہ صاحب ساکن موضع نیمی ضلع پٹنہ

مولوی عنایت اللہ صاحب دربھنگوی حالمقامی پٹنہ

مولوی شاہ ولایت حسین صاحب رئیس ضلع گیا۔

مولوی خیرالدین صاحب ساکن بہار ضلع پٹنہ

مولوی حکیم محمد لطیف حسین صاحب ساکن دیوان محلہ پٹنہ

مولوی حکیم محمد ضمیر الحق صاحب قیس ساکن آرہ ضلع شاہ آباد

مولوی حفیظ اللہ صاحب اعظم گڈھی مقیم ٹیڑھی گھاٹ پٹنہ

مولوی محمد صدیق صاحب پٹنہ

مولوی ابوالنصر صاحب ساکن قصبہ نگرنہسہ ضلع پٹنہ

۸۸ مولوی نیک محمد صاحب مدرس مدرسہ بتیا گنج اول

مولوی محمد صاحب۔ پسر مولوی دین محمد صاحب رئیس بتیا۔

مولوی معین الدین احمد صاحب

مولوی نور الحسن صاحب لودیگڑھ۔ پٹنہ

مولوی محمد صاحب اڈیٹر آثار احسن مغلپورہ۔ پٹنہ

مولوی نور الہدی صاحب پسر مولانا شاہ عبد الرحیم صاحب زبیری الہاشمی صادقپور پٹنہ

مولوی حافظ محمد حسام الدین احمد صاحب دیوان محلہ۔ پٹنہ

مولوی محمد حسین صاحب نگرنہسہ ضلع پٹنہ

مولوی شاہ منیر الدین احمد صاحب رئیس سکرٹری جمعیۃ الندوہ اسلام پور ضلع پٹنہ

قاری عبد اللہ صاحب بصری مجود عرب

مولوی حکیم محمد اشرف خانصاحب واعظ و وکیل انجمن حمایت اسلام مظفرپور

مولوی جمیل احمد صاحب۔ ساکن یحییٰ گنج سیوان ضلع سارن

مولوی محمد احسن صاحب ساکن استھانوان۔ ضلع پٹنہ مقیم بہار محلہ

مولوی ابو یحییٰ محمد زکریا صاحب مدرس مدرسہ احمدیہ مظفرپور

مولوی عبد الرحمن صاحب ناصری گنج برنیر گنج ضلع آرہ

مولوی محمد نجم الدین صاحب ساکن جہلم تحصیل پنڈدادنخان موضع دریالا علاقہ جہانگیر ڈاکخانہ

مولوی عبد الشکور صاحب ساکن موضع برنانوان ڈاکخانہ بہار ضلع پٹنہ

مولوی عبد المنان صاحب ساکن بہپورہ ڈیزن داناپور ضلع پٹنہ

۱۰۶ مولوی عبد الغفور صاحب ساکن موضع نعتونی ضلع دربھنگہ

مولوی ابوالحسنات محمد عبد الغفور صاحب واعظ اسلام و وکیل مدرسہ اصلاح المسلمین پٹنہ

مولوی دیدار حسن صاحب مرشد آبادی

مولوی ابو الجمیل محمد عبد الجلیل شیفتہ بھگوانپور ضلع دربھنگہ

مولوی محمد عمر صاحب مدرس اول مدرسہ اسلامیہ مونگیر

مولوی محمد اشرف صاحب رئیس ڈیانوان ضلع پٹنہ

مولوی حکیم عبد الحمید صاحب رئیس خواجہ کلان گھاٹ۔ پٹنہ

مولوی شاہ عبد الحق صاحب

مولوی حکیم ظہیر احسن صاحب شوق نیموی مقیم شاہ کی املی۔ پٹنہ

مولوی سید رحیم الدین صاحب استھانوی مقیم بانکی پور۔ پٹنہ

مولوی حافظ سید شاہ تجمل حسین صاحب ساکن دیسنہ ضلع پٹنہ

مولوی ابو الخیر عبد الوہاب صاحب بہاری مرہبدوی صدر مدرس مدرسہ
نظامیہ حیدر آباد دکن

مولوی حکیم محمد عبد الکبیر صاحب ساکن شیخپورہ ضلع مونگیر

مولوی محمد عمر صاحب۔ پٹنہ

مولوی محمد عبد الشکور صاحب ساکن ہرگانوان۔ بہار۔ ضلع پٹنہ

مولوی محمد سعید صاحب مہتمم مدرسہ اصلاح المسلمین پٹنہ

مولوی عزیز الدین صاحب موضع ملاچک ڈاکخانہ فتوحہ ضلع پٹنہ۔

مولوی حکیم سید کفایت حسین صاحب مدرس اول مدرسہ اصلاح المسلمین پٹنہ

شمس العلما مولوی عبد الرؤف صاحب رئیس صادقپور پٹنہ

۱۲۵ مولوی سید ابوظفر صاحب مدرس مدرسہ بہار ضلع پٹنہ

مولوی الفت حسین صاحب ساکن سولانگر مظفرپور

مولوی ابوالخیر سید انور حسین صاحب مدرس اول مدرسہ پٹھانہ ضلع پٹنہ

مولوی حکیم محمد شریف صاحب ساکن منہدانوان ضلع پٹنہ

مولوی سید شاہ غنیمت حسین صاحب ساکن متصل بختیارپور۔ بہار ضلع پٹنہ

مولوی سید فدا حسین صاحب محی الدین پوری مدرس مدرسہ امدادیہ دربھنگہ

مولوی محمد عبدالحمید صاحب۔ نارتھ بروک اسکول دربھنگہ

مولوی حکیم محمد شفیع الدین صاحب رئیس قاضی بہیڑہ۔ ڈاکخانہ جوگیارہ ضلع دربھنگہ

مولوی عبدالرحیم صاحب ساکن موضع کریہ ضلع دربھنگہ

مولوی شاہ حبیب الحق صاحب خلف شاہ رشید الحق صاحب سجادہ نشین خانقاہ پٹنہ

مولوی شاہ عبیداللہ صاحب فریدی سجادہ نشین خانقاہ پھلواری

مولوی شاہ شہود الحق صاحب چشتی فخری نظامی۔ بیربیگہہ ضلع پٹنہ

مولوی شاہ عبدالقادر صاحب سجادہ نشین شاہ ولایت علی صاحب علیہ الرحمۃ

اسلام پور ضلع پٹنہ

مولوی حکیم محمد ایوب صاحب رئیس پھلواری ضلع پٹنہ

مولوی حکیم رشید النبی صاحب دیسنوی مقیم بانکی پور پٹنہ

مولوی سید محمد احسن صاحب استھانوی بہاری

مولوی سید عبدالغنی صاحب استھانوی بہاری متوسل ریاست حیدرآباد دکن

۱۴۲ مولوی شاہ عین الحق صاحب خلف مولانا شاہ علی حبیب صاحب پھلواروی علیہ الرحمۃ

مولوی حافظ سید بدرالزمن صاحب سجادہ نشین شمس العلما مولانا محمد سعید صاحب علیہ الرحمۃ عظیم آبادی

مولوی عبدالحی صاحب ہیڈ مولوی کالجیٹ اسکول پٹنہ

مولوی حکیم سید ابو حبیب صاحب ساکن دیسنہ ضلع پٹنہ

مولوی محمد ابراہیم صاحب پروفیسر پٹنہ کالج

مولوی ظہیر الحق صاحب ساکن پھلجھی۔ بہار تحصیلدار ریاست سکندرہ ضلع مونگیر

مولوی حکیم محمد یوسف صاحب نگرنہسہ مقیم پٹنہ

شیخ محمد ظہور صاحب نبیرہ مولانا حاجی شاہ خدا بخش علیہ الرحمۃ غازیپوری نقشبندی

قدس اللہ سرہ و افاض علینا برہ

شیخ محمد شکور صاحب نبیرہ ایضاً

شاہ محمد یٰسین صاحب سجادہ نشین خسرو پور نوابادہ ضلع پٹنہ

شاہ محمد واجد صاحب۔ خسرو پور نوابادہ ضلع پٹنہ

مولوی حکیم سید عبدالغنی صاحب ساکن ڈومرانوان ضلع پٹنہ حالمقامی بانکی پور

مولوی حکیم سید محمد اسمعیل صاحب ہمشیرزادہ مولانا سید نذیر حسین صاحب محدث دہلوی ساکن جواڑہ ضلع مونگیر

حکیم سید محمد طٰہٰ صاحب ساکن موضع بحز ضلع مونگیر

مولوی حکیم عبدالشکور صاحب ساکن موضع عیسے پور حالمقامی صدر گلی پٹنہ

مولوی ابوظفر صاحب دہلوی ہیڈ ماسٹر بہار اسکول

مولوی عبدالجبار صاحب ساکن شیخپورہ ضلع مونگیر

مولوی حکیم ابوالحسن صاحب ساکن دیسنہ حالمقامی اسلامپور ضلع پٹنہ

مولوی حکیم نصیر الحق صاحب ساکن ڈیانوان حالمقامی محلہ منڈی۔ بانکی پور

۱۹۱ شاہ محمد مہدی صاحب سجادہ نشین شاہ کی املی پٹنہ

شاہ عزیز الدین صاحب سجادہ نشین میتن گھاٹ پٹنہ

مولوی حکیم محمد فاروق صاحب حالمقامی اسلامپور ضلع پٹنہ

مولنا کمال الدین سنجر طہرانی

شاہ ولیعہد و خلیفہ شاہ غلام مظفر صاحب بلخی سجادہ نشین ای پورہ فتوحہ ضلع پٹنہ

۱۹۲ شاہ سجادہ نشین خانقاہ خواجہ کلان شہر پٹنہ

ہمارے خیال مین لوگون کو اس امر کے دریافت کا بھی شوق ہوگا کہ اس اجلاس مین زرچندہ وغیرہ سے کل کسقدر آمدنی ہوئی۔ تفصیلی حساب تو اصل روداد مین انشاءاللہ بہت جلد شائع ہی ہوگا۔ سردست ہم اسقدر بتا سکتے ہین کہ ہماری تخمین مین کل آمدنی بجمیع الوجوہ بیس ہزار ہے جسمین سے تقریبًا چھ ہزار تو نقد آئے۔ اور کوئی تین ہزار کی کتابین۔ باقی گھڑیون زیورون کپڑون اور اشیا کی تخمینی قیمت ہے۔ اور زر موعود کی بھاری رقم اوسکے علاوہ جو انشاءاللہ آجکل مین وصول ہی ہوا چاہتی ہے۔ نقدی اور اشیاء کی فہرست کی تو اس مختصر مین گنجایش نہین۔ البتہ صرف زر موعود کی فہرست ہم ذیل مین درج کئے دیتے ہین:-

---

فہرست چندۂ موعود باجلاس ہفتم ندوۃ العلما

بمقام عظیم آباد پٹنہ منعقدہ ۳، ۵، ۶ نومبر ۱۸۹۹ء

متعلق معین الندوہ بانکی پور

نمبر	اسامی	دار العلوم یکمشت	دار العلوم ماہانہ	دار العلوم سالانہ	وظائف	کتب	کیفیت
۱	مولوی سید عبد الغنی صاحب استھانوی بہاری متوسل ریاست حیدرآباد دکن تنخواہ یک ماہ	[illegible] سکہ حالی	لسہ	اقساط	۰	۱۰۰ جلد مجلد عمدہ	کتب مطبوعہ [illegible] قیمتی زائد از دو ہزار روپیہ
۲	مولوی خلیل الدین صاحب پھلواری	۰	۰	[illegible]	۰	۱۰ جلد	
۳	عزیزی سلطان الدین حسین صاحب فرزند نہ سالہ مسٹر نصیر الدین صاحب بیرسٹر ایٹ لا	۰	۰	۰	[illegible] سالانہ	۰	وظیفہ ایک طالب العلم بہاری
۴	محمد فضل الرحمٰن ولد محمد اسحاق صاحب حال مقام محلہ بابپور بانکی پور	۰	۰	[illegible]	۰	۰	
۵	شیخ ابو حامد ساکن موضع ترانی پرگنہ بلیا ضلع پٹنہ	۰	۰	عما	۰		برای خرچ طالب العلم بہاری
۶	مسماۃ امتہ الفاطمہ زوجہ مولانا محمد ابراہیم مرحوم نگرنہسہ پٹنہ	۰	۰	[illegible]	۰	۰	
۷	نظیر الدین احمد صاحب ساکن پیلانواں ڈاکخانہ نوبت ضلع پٹنہ	۰	۰	[illegible]	۰	۰	
۸	قمر الدین احمد صاحب طالب العلم پٹنہ کالج	۰	۰	[illegible]	۰	۰	۰

نمبر شمار	اسامی	دار العلوم یکمشت	دار العلوم ماہانہ	دار العلوم سالانہ	وظائف	کتب	کیفیت
۹	مولوی شمس الحق صاحب ساکن نگر نہسہ پٹنہ	اسامی متفرق	۰	۰	۰	۰	
۱۰	فتح محمد خان پرنٹر پھلواری پٹنہ	۔	۰	صہ	۰	۰	
۱۱	مولوی عبد المجید صاحب موضع شہباز پور پٹنہ	۰	۰	۰	للعہ سالانہ	۰	وظیفہ طالب العلم بہاری
۱۲	مرزا کمال الدین صاحب تاجر طہرانی	۔	۰	صہ	۰	۰	
۱۳	مولوی عبد الرحمن صاحب ہیڈ ماسٹر بتین کوٹھوا مڈل اسکول ضلع شاہ آباد	۰	۰		صہ سالانہ	۰	بابت طعام طلبا
۱۴	قاضی سید آل حسین صاحب پھلواری ضلع پٹنہ	۰	۰	عما	۰	۰	
۱۵	حبیب الدین حیدر صاحب پٹنہ کالج فرسٹ ایر تا دو سال	۰	۲/		۰	۰	
۱۶	سید محمد حسین احمد سہروردی فرسٹ ایر پٹنہ کالج	عہ	۰	۰	۰	۰	
۱۷	ایک مسلمان صاحب بذریعہ مولوی سید رحیم الدین صاحب مالک اپنیم بانکی پور	۰	۰	۱۲ع	۰	۰	
۱۸	منشی منظور احمدی صاحب تائید مولوی سید شرف الدین صاحب بیرسٹر ایٹ لا بانکی پور۔	۰	۰	[illegible]	۰	۰	بغرض حفظ صحت طلباء
۱۹	منشی محمد نور الحسن صاحب مختار سبزی باغ بانکی پور	۰	۰	[illegible]	۰	۰	-
۲۰	مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب پھلواری پٹنہ	۰	۰	۰	۰	۰	۱۰۰ جلد کتب عربیہ

نمبر	اسامی	دارالعلوم [illegible]	دارالعلوم [illegible]	دارالعلوم [illegible]	[illegible]	[illegible]	کیفیت
۲۱	مولوی سید شرف الدین صاحب بیرسٹرایٹ لا بانکی پور	صما	.	.	،	.	
۲۲	مولوی سید علی امام صاحب بیرسٹرایٹ لا بانکی پور	ما	.	.	.	.	
۲۳	مولوی سید حسن امام صاحب بیرسٹرایٹ لا بانکی پور	ما	.	.	.	.	
	میزان	[illegible]	ے	[illegible]	[illegible]	۲۱۰ جلد	

متعلق معین الندوہ پٹنہ

نمبر	اسامی	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	کیفیت
۱	مولوی سید ابراہیم حسین صاحب بیرسٹر ٹیڑھی گھاٹ پٹنہ	صما	.	.	.	.	
۲	مولوی حافظ نذر الرحمن صاحب رئیس مغلپورہ پٹنہ	.	.	[illegible]	مالہ	[illegible] جلد	وظیفہ ایک طالب العلم بہاری کا تین سال تک
۳	مولوی نہال حسین صاحب رئیس سملی [illegible]	.	.	-	مالہ	.	ایضاً
۴	مولوی نظام الدین صاحب خلف ڈاکٹر غیاث الدین مرحوم بخشی محلہ پٹنہ	[illegible]	.	.	.	.	
۵	حافظ دوست محمد صاحب تاجر پٹنہ	.	.	.	.	[illegible] جلد قرآن مجید [illegible]	کتب وقف قیمتی [illegible] روپے کی اندر ایک سال کے
۶	سید اہب حسین صاحب [illegible] پٹنہ	.	.	[illegible]	.	.	
۷	منشی تبارک حسین صاحب خواجہ کلاں گھاٹ شہر پٹنہ	.	.	[illegible]			

نمبر شمار	اسامی	دارالعلوم [illegible]	دارالعلوم [illegible]	دارالعلوم [illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۸	مولوی فضل امام صاحب خلف مولوی ظفر امام صاحب رئیس مغلپورہ پٹنہ	.	.	عـه ۱۲	.	.	
۹	محمد ہاشم صاحب ساکن محی الدین پور نرانوان ضلع پٹنہ	-	-	سے	.	.	
۱۰	حامد حسین سلمہ خلف شمس العلما مولوی محمد حسن مرحوم صادقپور پٹنہ	عـه	.	.	.	.	
۱۱	سید عبد اللطیف صاحب تاجر پٹنہ	.	.	عـه	.	.	
۱۲	نواب سرفراز حسین خانصاحب رئیس و وائس چیرمین پٹنہ مینوسپلیٹی	ما۔	.	.	.	.	
۱۳	محمد ظہور الدین صاحب فرزند مولوی حبیب الرحمن صاحب رئیس لودیکٹرہ پٹنہ	.	.	عـه	.	.	
۱۴	ایک مسلمان ڈپٹی کلکٹر تنخواہ یکماہ بذریعہ مولوی سید ضمیر الدین احمد صاحب صدر گلی	سما	.	.	.	.	
۱۵	منت خانصاحب سوداگر پٹنہ	عـه	.	.	.	.	
۱۶	مولوی سید عبد المجید احمد صاحب رئیس خلف اکبر میر احمد حسین مرحوم رئیس صدر گلی پٹنہ	سما	.	.	.	.	

نمبر شمار	اسامی	دار العلوم [illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	کیفیت
١٧	مولوی سید منیر الدین احمد صاحب رئیس و آنریری مجسٹریٹ پٹنہ	سماصہ	.	.	.	.	
١٨	مولوی سید کریم الدین احمد صاحب رئیس میرداد - بہار	۳۵۰ سماصہ			بتمنہ طلائی لہ	.	تعمیر اور ہی طالب العلم کیلیے جو سفرہ روانہ کیے انمیں نہیں سبب اول ہو
١٩	مولوی سید عبد الحفیظ صاحب خلف میر احمد حسین مرحوم رئیس پٹنہ	عہ	.	.	.	.	
٢٠	خواجہ محمد خلیل الدین صاحب ساکن محلہ مدرسہ پٹنہ	.	.	.	.	٢٠ جلد	٢٠ جلد کتب ہومیاں بیہقی و یک جلد قرآن قلمی مطلا
	میزان کل	۱۶۴۵ امت سماصہ	۸	۹۱ للعطہ	۳۶۰ سماسہ	۲۰+۱ جلد	۲۰+۱ جلد مطلا و کتب فقہ قیمتی ۵
	متعلق معین الندوہ اسلام پور						
١	منشی عبد الکریم صاحب ساکن دانو بیگہہ ڈاکخانہ مخدوم پور ضلع گیا	.	.	عہ	.	.	تا حیات
٢	مولوی سید وحید الحق صاحب ساکن امتھوا ضلع گیا	.	.	عہ	.	.	
٣	مولوی خورشید حسین صاحب ساکن بالی ضلع گیا	.	صہ	.	.	.	بابت خلیفہ سہ سال تبیین اللباب بالی
۴	محمد مسعود الحق صاحب میجرا ضلع پٹنہ ڈاکخانہ مختار گنج فرزند ملک محمد یعقوب صاحب		.	.	الملعہ	-	بابت وظیفہ سہ سالہ ایک طالب العلم [illegible]

نمبر شمار	اسامی	دارالعلوم یکمشت	تعمیر	ماہوار	[illegible]	[illegible]	کیفیت
۵	سید عبدالعزیز صاحب کلرک لوکل بورڈ آفس گیا	سـ۵	.	.	.	.	بوعدہ ادا کارگی اندر عرصہ ۱۰ ماہ بحساب پنج روپیہ ماہانہ
٦	باب العلی صاحب ساکن موضع سرتی ڈاکخانہ بہیڑا ضلع پٹنہ	.	.	لـ۵	.	.	
۷	یاور حسین صاحب مختار جہان آباد گیا	.	.	عـ۵	.	.	
۸	مولوی سید مظہر الحق صاحب ساکن نرہٹ ضلع گیا	.	.	.	مالہ		بابت وظیفہ سالانہ ایک طالب العلم بہاری
۹	سید شاہ محمد حسین صاحب مستوفی ڈویزن نوادہ ضلع گیا	.	.	.	مالو	.	بابت وظیفہ سالانہ ایک طالب العلم بہاری
۱۰	مولوی عبدالحی صاحب پلاسی گیا	.	.	لـ	.	-	
۱۱	عبدالرشید صاحب ساکن سیف آباد پرسائن ضلع گیا۔ علاقہ جہان آباد	.	.	عـ۵	.	-	تا مدت سال
۱۲	ضیاء الحق ساکن جہان آباد گیا	.	.	لـ	.	.	
۱۳	شاہ محمد حسین صاحب ساکن محمودہ ضلع گیا	عـ۵	.	.	.	.	
۱۴	قاضی مقبول علی صاحب رئیس اسٹ ضلع گیا	ـ۵	.	.	.	.	
۱۵	معین الندوہ سلام پور معرفت سید شاہ منیر الدین احمد صاحب سکرٹری	۲۴۴ الـــ [illegible]	.	.	۱۶۲ ـ۵		حسب فہرست علیحدہ مندرجہ ذیل
	میزان کل	۱۳۲۹ الـــ [illegible]	[illegible]	۵۸ [illegible]	۲۰ [illegible]	.	

متعلق معین الندوہ مونگیر

نمبر شمار		دار العلوم [illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	کیفیت
۱	سید محمد علی حسین صاحب اسسٹنٹ سکریٹری مونگیر	عـہ	.	.	.	.	
۲	چودھری مکنت حسین صاحب رئیس لکھمنیاں ضلع مونگیر	.	.	.	ماللہ		وظیفہ سہ سالہ یک طالب العلم بہاری
۳	منشی محمد حسنین صاحب مختار مونگیر	.	.	لعہ	.	.	
۴	منشی محمد علی صاحب مختار بڑا بازار مونگیر	.	.	.	ماللہ		بابت وظیفہ دو طالب العلم کے جو ناظم صاحب کی عزیز و متعلقین ہیں
۵	سید علی احمد صاحب ساکن موضع ساتوان ڈاکخانہ لکھی سرائے ضلع مونگیر	.	.	عا	.	.	
۶	منشی محمد علی صاحب مختار بلین بازار مونگیر	.	.	سعہ			بابت وظیفہ ایک طالب العلم بہاری
۷	سید ہدایت حسین صاحب خلف مسٹر خلافت حسین صاحب بیرسٹر ساکن ادرین ضلع مونگیر	.	.	.	ماللہ	.	وظیفہ سہ سالہ ایک طالب العلم ساکن ادرین
۸	امیر حسن صاحب ساکن شیخپورہ محلہ بنگھہ ضلع مونگیر	عہ	.	.	.	.	
۹	سید ولی احمد صاحب ساکن گنڈہ ڈاکخانہ بچیا ضلع مونگیر	.	.	ے	.	.	
۱۰	سید شریف احمد صاحب ساکن ایضاً	.	.	. ے	.	.	

نمبر شمار	اسامی	دار العلوم سالانہ	ششماہی	ماہوار	جلسہ	کتب	کیفیت
۱۱	اہلیہ سید محمد عبد الرزاق صاحب ساکن گنڈہ	.	.	ے	.	.	
۱۲	غلام حسین صاحب ساکن بہرام پور ڈاکخانہ بچوارہ ضلع مونگیر	.	.	ص	.	.	
۱۳	سید محمد اسحاق صاحب موضع گنڈا ڈاکخانہ پچنا ضلع مونگیر	.	.	ے	.	.	
	میزان کل	[illegible]	.	[illegible]	[illegible]	.	
	متعلق معین الندوہ دربھنگہ						
۱	شیخ الٰہی بخش صاحب ساکن پنڈول ضلع دربھنگہ	.	.	[illegible]	.		
۲	حاجی الٰہی بخش صاحب ساکن دربھنگہ	.	.	[illegible]	.		
۳	شاہ میاں جان صاحب ساکن شاہ پور بھٹوری ضلع دربھنگہ	.	.	ص	.		
۴	جان محمد صاحب ساکن ایضاً	.	.	ہ	.		
۵	شیخ لوٹن صاحب ساکن پٹوری ضلع دربھنگہ	عصہ	.	.	.		
	میزان کل	عصہ	.	[illegible]	.	.	.
	متعلق معین الندوہ بہار						
۱	سید شاہ نذیر الدین حسین صاحب خلف شاہ مظہر حسین صاحب رئیس بھینسا سور بہار	.	.	.	.	۲ جلد	کتب درسیہ عربی

نمبر شمار	اسمائے عطاکنندگان	دار العلوم [illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	کیفیت
۲	منشی سید لطافت کریم صاحب وکیل منصفی	عـہ	.	.	.	.	
۳	سید حمید الحق صاحب ساکن موضع نہر بہیا	.	.	ص	.	.	
	میزان	عـہ	.	صہ	.	۲۶ جلد	
	متعلق معین الندوہ مظفرپور						
۱	مولوی خلیل صاحب بکھری ضلع مظفرپور ڈاکخانہ راجہ پاکرط	.	.	.	.	۶ جلد	تفسیر ابو سعود ۱ قسطلانی ۱ عینی ۱ مسلم ۱ کشاف ۱ شرح کنز ۱
۲	سید ابو البرکات صاحب جتترار لعل گنج ضلع مظفرپور	.	.	لـہ			
	میزان	.	.	لـہ		۶ جلد	
	متعلق معین الندوہ بھاگلپور						
۱	ولایت حسین صاحب ساکن دیوہ بھاگلپور	.	.	ص	.	.	
۲	منشی سخاوت حسین صاحب مختار سیول ضلع بھاگلپور	.	.	لعہ	.	.	
۳	منشی سخاوت حسین صاحب ساکن سیول ضلع بھاگلپور	.	.	لعہ	.	.	
	میزان	.	.	[illegible]			

نمبر	اسامی	دارالعلوم					
		[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	متعلق ندوۃ العلماء لکھنو						
۱	مولوی حبیب الرحمن خاں صاحب انصاری بھیکم پور	ما	.	.	.	.	قیمت عمامہ مولوی دار حسن صاحب
۲	مولوی امیر امتیاز علی خاں صاحب پنشنر رئیس امروہہ ضلع مراد آباد	.	.	عہ	.	.	
۳	مولوی عبدالجبار صاحب	.	.	عما	،	.	
۴	حافظ شیخ محمد احسن صاحب ساکن بنارس تلوکھن بازار۔ از طرف خود و اہلیہ خود و فرزندان خود	.	سے				برائے یتیم خانہ
	میزان	ما	سے	للعہ			
	میزان کل	۵۱۵۴ عمہ ما	۲۱ رسہ	۴۵۰ الاماعہ	۱۲۱۱ الہیہ	۴۲ ہہہ	.
	میزان کل اقسام	معما للوسہ ۴۸۳۴					

فہرست بابت سرمایہ دار العلوم و وظائف طلباء موعودہ و موصولہ دفتر معین الندوہ اسلام پور

نمبر شمار	اسمائے عہدہ کنندگان	رقم موعودہ	وصول	باقی
۱	مولوی شاہ اکرام الدین احمد صاحب رئیس اسلام پور	سما،	سما،	.
۲	مولوی سید عبد الحفیظ صاحب رئیس صدر گلی پٹنہ خلف حاجی میر احمد حسین مرحوم مقیم دریاپور بانس بگیہ	ماعہ	ماعہ	.
۳	مولوی غضنفر علی خان صاحب رئیس نیہر	ماعہ	.	ماعہ
۴	مولوی محبوب حسن خان صاحب رئیس نیہر	ما،	ما،	.
۵	مولوی شاہ حمید الدین احمد صاحب رئیس اسلام پور	ما،	ما،	.
۶	مولوی معین اظہر صاحب رئیس بین	ما،	ما،	.
۷	مولوی محمد محسن صاحب رئیس ملا بیگھا آنریری مجسٹریٹ جہان آباد	ما،	.	ما،
۸	حافظ عبد الرشید صاحب رئیس انڈھوس	صمہ	.	صمہ
۹	منشی عبد الکریم صاحب رئیس لونہڈہ	صمہ	صمہ	
۱۰	مولوی عبد الرحمن صاحب رئیس کاکو آنریری مجسٹریٹ جہان آباد	صہ	.	صہ
۱۱	منشی عبد الوہاب صاحب زمیندار بیچھانا	عہ	عہ	.
۱۲	منشی ظہور الحق صاحب مختار سب ڈویژن بتیا ضلع چمپارن	عہ	عہ	.
۱۳	شاہ محمد قاسم صاحب سب رجسٹرار و رئیس شیخپورہ ضلع مونگیر	عہ	عہ	.
۱۴	شاہ بدیع الدین صاحب سب رجسٹرار ایضاً	عہ	عہ	.

نمبر شمار	اسمائے وعدہ کنندگان	تعداد وعدہ	وصول	باقی
۱۵	سید رضا حید صاحب رئیس بانس بگہ	ـه	ـه	.
۱۶	مولوی مجیب الحق صاحب زمیندار امیر گنج	ـه	.	ـه
۱۷	مولوی سید شاہ ابو الفتح سراج الدین محمد عبد القادر صاحب سجادہ نشین خانقاہ اسلام پور	صه	صه	.
۱۸	منشی مطیع الحق صاحب زمیندار پٹھانا	صه	صه	.
۱۹	مولوی عبد الرؤف صاحب نائب مہتمم مدرسہ اسلامیہ پٹھانا	صه	صه	.
۲۰	منشی مظہر الحق صاحب زمیندار پٹھانا	صه	صه	.
۲۱	ایک بزرگ جنکو اظہار نام منظور نہیں	صه	صه	.
۲۲	منشی عبد الحق صاحب زمیندار پٹھانا	للعه	للعه	.
۲۳	حافظ عزیز الحق صاحب زمیندار پٹھانا	عما	عما	.

نمبر شمار	اسمائے وعدہ کنندگان	تعداد وعدہ	وصول	باقی
۲۴	منشی کبیر الحق صاحب جمعدار تھانہ اسلامپور کونلور ضلع آرہ	عما	عما	.
۲۵	شیخ جھوسا ساکن عطا سرائے ضلع پٹنہ	عما	عما	.
۲۶	منشی حفیظ صاحب منصرم تھانہ اسلام پور	عه	عه	.
۲۷	منشی بدر الدین صاحب وکیل صاحب ڈویژن بانکا بھاگلپور	عه	عه	.
۲۸	میاں منگن ساکن لوہنڈہ	عه	عه	.
۲۹	ملک عبد العزیز صاحب حالمقامی بین	عه	عه	.
۳۰	شیخ باقر علی صاحب ساکن محمد پور	عه	عه	.
۳۱	مولوی حافظ شہود الحق صاحب سجادہ نشین پیر بیگہ	عه	عه	.
۳۲	شیخ مراد علی صاحب ساکن محمد پور	عه	عه	.
۳۳	ملک بہوڑی صاحب ساکن جنڈی ڈاکخانہ اسلامپور	عه	عه	.
۳۴	ملک فرحت حسین صاحب ساکن بین	۸ر	۸ر	.

نمبر شمار	اسمائے عدہ کنندگان	[illegible]	وصول	بقایا
۳۵	شیخ عبدالرحمن صاحب ساکن محمد پور	۸ر	۸ر	۰
۳۶	شیخ حسن علی صاحب ساکن "	۸ر	۸ر	۰
۳۷	شیخ نظیر احسن صاحب ساکن محی الدین پور کھیرا	۸ر	۸ر	۰
۳۸	میر رحیم بخش صاحب ساکن بین	۹ر	۶ر	-
۳۹	شیخ نور علی صاحب ساکن مخدوم پور	۲ر	۲ر	۰
۴۰	ملک تبارک حسین صاحب ساکن بین	۴ر	۴ر	۰
۴۱	شیخ تھوصاحب ساکن مخدوم پور	۴ر	۴ر	۰
۴۲	شیخ نظیر علی صاحب ساکن ایکنگا	۴ر	۴ر	۰
۴۳	شیخ سخاوت حسین صاحب ساکن موضع اتھوا ضلع گیا	۴ر	۴ر	۰
۴۴	شیخ بدھو صاحب ساکن دولت پور ضلع گیا	۴ر	۴ر	۰
۴۵	شیخ مرادن ساکن عطا سرائے	۴ر	۴ر	۰
۴۶	شیخ عبدالوحید صاحب ساکن دولت پور ضلع گیا	۴ر	۴ر	۰
۴۷	مھو رنگریز ساکن مخدوم پور	۲ر	۲ر	۰
۴۸	سید ولی الحق صاحب موضع اتھوا ضلع گیا	۲ر	۲ر	۰
۴۹	مرسلہ جناب مولوی سید شاہ محمد عمر صاحب زر چندہ بحسابی کسی آئی	۴ر	۴ر	۱
۵۰	بابو کمال صاحب زمیندار سکی پور ضلع مونگیر	عہ	عہ	۰
	میزان کل	[illegible]	[illegible]	[illegible]

بابت وظیفہ طلبائے غیر مستطیع دار الاقامہ موعودہ دوامی معرفت معین الندوہ اسلامپور

نمبر شمار	اسمائے عدہ کنندگان	[illegible]	وصول	بقایا
۱	مولوی شاہ منیر الدین احمد صاحب رئیس اسلامپور	سہ	سہ	۰
۲	محبوب حسن خانصاحب رئیس بہار	سہ		سہ

[illegible]	اسماے وعدہ کنندگان	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	اسماے عطا کنندگان	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۳	مولوی معین اظہر صاحب رئیس بین	[illegible]	۰	[illegible]	۷	اصحاب بیٹھانا ضلع پٹنہ بواسطہ مولوی ابوالخیر سید محمد انور حسین صاحب مدرس اول مدرسہ بیٹھانا	[illegible]	۰	[illegible]
۴	مولوی عبدالرحمن صاحب رئیس کاکو	[illegible]	[illegible]	۰					
۵	حافظ عبدالرشید صاحب رئیس اندھوس	[illegible]	۰	[illegible]					
۶	مولوی شاہ سراج الدین محمد عبدالقادر صاحب سجادہ نشین خانقاہ اسلام پور ضلع پٹنہ	[illegible]	۰	[illegible]		میزان	۱۶۲ [illegible]	۷۵ [illegible]	۸۷ [illegible]

قواعد دار العلوم اسلامیہ

داخلہ طلبا

۱- دار العلوم کے ابتدائی درجہ کی اول جماعت مین وہ طلبا لئے جاوینگے جنکا سن پندرہ برس سے زیادہ نہو مگر خاص حالتون مین کمی بیشی ہوسکتی ہے۔

۲- جو طلبا دوسرے یا تیسرے درجہ مین داخل ہونیکی لیاقت رکھتے ہونگے انکی عمر پر لحاظ اونکی ختم شدہ خواندگی کو لحاظ کیا جائیگا

۳- وہ فارسی مین اتنی استعداد رکھتے ہون کہ صرف ونحو عربی کی ابتدائی کتابین فارسی مین بخوبی سمجھ سکین

۴- (الف) ہر ایک طالب العلم کو بغرض اندراج نام نقشۂ مندرجۂ ذیل بعد خانہ پری کو داخل کرنا ہوگا نام مع ولدیت سکونت عمر کہان پڑھا ہے کیا پڑھا ہے کس درجہ مین پڑھنا چاہتا ہے نسبت چال چلن کسی معتبر کی تصدیق

(ب) یہہ نقشہ مہتمم دار العلوم کے پاس جسکے یہہ کام سپرد ہوا پیش ہوگا اور مہتمم دار العلوم نقشہ مذکور کو اوس درجہ کی مدرس کے پاس بغرض جانچ اور رپورٹ کے بھیجدیگا جسکے متعلق یہہ نقشہ ہوگا اور مہتمم دار العلوم بعد آنے رپورٹ اور اپنے اطمینان حاصل کرنے کے حکم مناسب دیگا اور نقشہ دفتر مین محفوظ رہیگا۔

قیام دار الاقامہ

۵- دار الاقامہ مین رہنے والے طلبا وہی ہونگے جنکی عمر دس برس سے کم نہو

۶- مستطیع طلبا سے بابت اخراجات سکونت و خورونوش وغیرہ کے ۵ ماہوار لئے جائینگے۔

۷- اگر کوئی طالب العلم بوجہ ضرورت خاص کے یہہ خواہش کریگا کہ مین صرف ایک وقت کھانا دار الاقامہ مین کھانا چاہتا ہون تو بمعاوضہ نصف فیس کے اُسکی یہہ خواہش پوری کیجائیگی۔

۸- وظیفۂ اعانت کی مقدار جو غیر مستطیع طلبا کے لئے اہل ہمت سے لیا جائیگا ۵ ماہوار ہوگی۔

۹- دار الاقامہ مین رہنے والے طلبا کسیطرح مجاز نہونگے کہ بغیر اجازت مہتمم دار الاقامہ کے دار الاقامہ سے باہر جائین

۱۰- دار الاقامہ مین رہنے والے طلبا کو ایک خاص اسلامی لباس اختیار کرنا ہوگا اور کھانا سب یکجا ہوکر کھائینگے

وظائف

۱۱- دار العلوم مین وظائف حسب تصریح ذیل ہونگے۔

(الف) "وظیفۂ اعانت" یہہ وہ وظیفہ ہوگا جو غیر مستطیع شائق طلبا کو معافی دار الاقامہ کے علاوہ دیا جائیگا

(ب) "وظیفۂ لیاقت" یہہ وہ وظیفہ ہوگا جو اون طالب العلمونکو دیا جائیگا جو سالانہ امتحان مین نمایان کامیابی حاصل کرینگے۔

(ج) چند وظیفے اس شرط پر دئے جائینگے کہ جو طالب العلم تفسیر یا حدیث یا فقہ یا ادب مین سب

طالب العلمون سے اول رہیگا اوسکو دیا جائیگا۔ اور جو بزرگان قوم اُس قسم کے وظائف جاری کرنا چاہینگے وہ اونھین فنون کی تخصیص کے ساتھ اُنکے نام سے موسوم ہونگے۔

۱۲۔ ہر قسم کے وظائف مین شرائط دستور العمل دار العلوم کی پابندگی ہوگی اور خاص انکو شرائط وظیفہ دہندگان کا لحاظ ہوگا

۱۳۔ ہر ایک شخص جو وظیفۂ اعانت پانیکی درخواست دیگا اوسپر لازم ہوگا کہ سبب استطاعت کی قابل اطمینان شہادت پیش کرے۔

۱۴۔ ہر ایک وظیفہ پانیوالے اور دار الاقامہ مین رہنے والے طالب العلم کو اُن قواعد و ضوابط کی پابندی کرنا ہوگی جو وقتاً فوقتاً ارکان انتظامی منظور کرینگے۔

طریقۂ تعلیم

۱۵۔ دار العلوم کے درجۂ ابتدائی کی تعلیم تین سال مین ختم ہوگی۔

۱۶۔ اس ابتدائی درجہ مین علم مندرجۂ ذیل کی کتابین پڑھائی جائینگی۔ صرف نحو ادب بلاغت منطق کلام اخلاق فقہ فرائض تفسیر حدیث تاریخ حساب۔ ہندسہ۔

۱۷۔ علوم مندرجہ بالا کی تعلیم مین بتدریج ترقی ہوگی اور اس ترقی کا معیار سالانہ امتحان ہوگا۔

۱۸۔ علاوہ اُس تعلیم کے جو کتابون کے سبق سے ہوگی یہ طریقہ بھی زیر عمل رہیگا کہ بعض خاص علوم مین اُستاد ایک بلند مقام پر بیٹھکر زبانی تقریر کریگا اور مہینے مین دو بار طلبا کو دار المناظرہ مین جمع ہوکر کسی علمی مضمون پر تقریر کرنا ہوگا جسکا مضمون ایک ہفتہ پیشتر سے متعین کر دیا جائیگا اور تقریر کے وقت ایک مدرس موجود رہیگا تاکہ وہ اصول تقریر سے باہر نجانے پائین۔

۱۹۔ درجۂ ابتدائی کے سال دوم سے عربی مین بات چیت کرنے اور لکھنے کی مشق کرائی جائیگی۔

انضباط اوقات طلبائے دار الاقامہ

۲۰۔ دار الاقامہ مین جو طلبا رہینگے اونکو مفصلۂ ذیل امور کا پابند رہنا ہوگا۔ (الف) نماز فجر (ب) تلاوت قرآن شریف ۲۰ منٹ (ج) مشق قرأت و تجوید ۲۰ منٹ (د) آموختہ پڑھنا اور سبق یاد کرنا ۲ گھنٹہ ۹ بجے تک (ہ) کھانا ۳۰ منٹ (و) تعلیم مدرسہ مع نماز ظہر و ناشتہ ۶ گھنٹہ ۴ بجے تک (ز) ورزش جسمانی مغرب تک (ح) مطالعہ کرنا اور سبق یاد کرنا ۳ گھنٹہ ۸ بجے تک (ط) نماز عشا و طعام ۱ گھنٹہ (ی) سونا ۴ بجے تک

نمونۂ نقشہ جسکی خانہ پری مطلوب ہے

نام مع ولدیت	سکونت	عمر	کہان پڑھا ہے	کیا پڑھا ہے	کس درجہ مین پڑھنا چاہتا ہے	نسبت چال چلن کے کسی معتبر کی تحریر

ندوۃ جبرے ۳۷۸۶۵۴

آخری درج شدہ تاریخ پر یہ کتاب مستعار لی گئی تھی مقررہ مدت سے زیادہ رکھنے کی صورت میں ایک آنہ یومیہ دیرانہ لیاجائے گا۔

کتب خانہ جامعہ عثمانیہ

۱۔ اراکین مجلس [illegible] مجلس انتظامی [illegible] کر سکتے ہیں۔ [illegible] ایک ماہ [illegible] عہدہ داران جامعہ [illegible] کر سکتے ہیں۔

[illegible] صاحب پانچ کتابیں ایک ماہ کے لیے [illegible] لے سکتے ہیں [illegible]

۲۔ [illegible] دو کتابیں [illegible] ایک ماہ [illegible]

۳۔ طلبا [illegible] ایم اے، ال ال بی [illegible] کتابیں [illegible] لے سکتے ہیں۔

[illegible] تین کتابیں [illegible]

۴۔ مدت مقررہ [illegible] کتابیں [illegible] لیا جائے گا۔

[illegible] کتاب [illegible] لازم ہے۔

۵۔ [illegible] کتاب [illegible]

۶۔ کتابیں [illegible] خراب [illegible]

۷۔ کتابوں پر کسی قسم کا نشان [illegible]

۸۔ قلمی نسخے [illegible] کتابیں [illegible] فقط